

UNIVERSAL
LIBRARY

OU 188865

UNIVERSAL
LIBRARY

حقوق محفوظ ہیں



پہلی شش ماہی کتاب بین دیہا

سایر باین مرقع چین

Checked 1978

جین

چین - جاپان - لنکا - برہما - تبت - و بعض خبر ایر و غیر
کے حالات و واقعات و رسم و رواجات وغیرہ درج ہیں

جو

بیادگار تشریف آوری نواب گورنر جنرل کشور ہند مرتب و
شائع کی گئی جس کے پڑھنے سے معلومات کو وسعت ہوتی ہے اور بریت

مرتب

حافظ محمد عبد المجید خان صاحب وکیل ہائیکورٹ مولف
دستور انجیل گورنر ان و ضابطہ عثمانیہ وغیرہ

مطبعہ مطبوعہ اقبال دکن واقع زین الدین بازار
۱۹۱۳ء

طبع اول ۵۰۰ اجز ۱۰ قیمت فی نسخہ ۶

ط پ دیکشن

۹۱۵

ہیں اس ناچیز کتاب کو جس کو میں نے ایک سال محنت کر کے کتبے
 اخبار ہائے متفرقہ سے تالیف کیا ہے۔ قدر دان و ہنر شناس فیض
 رسان عالیجناب راجہ رائے مرلیدہ صاحب بہادر مستند صاحب
 و پیشی اعلیٰ حضرت قدر قدرت کے نام نامی و اسم گرامی سے بلحاظ اپنی
 عقیدت مندی اور جہانگیری قدر دانی کے مسلوب معنون کرتا ہوں
 حافظ محمد علی مجید خان وکیل درجہ اول مولف صاحبہ عثمانیہ وغیرہ

جواب

نچوٹھی یہی فقہار منظور کرتا ہوں۔ مگر میرا خیال ہے کہ باسم نام نامی و
 گرامی اعلیٰ حضرت ط پ دیکٹ کیا جاتا تو احسن تھا
 شرحہ تخط۔ ر۔ ام لیدہ مستند صاحب
 نوٹ۔ جس کتاب پر مولف کے دستخط نہوں مسروقہ سمجھی جائے۔



خلاصہ تقاریر اہل علم



یہ رسالہ بہت سے عمدہ معلومات پر مشتمل ہے اس کے
مضامین کی ترتیب ہی نہایت مناسب ہے۔ اگر اس پر نظر ثانی
کر لی جائے تو اس کی خوبی اور زیادہ ہو جائے گی خصوصاً جاپانی
ترقیوں کے اسباب پر کافی بحث کرنی چاہئے کیونکہ جاپان کا اس
تہوڑے سے زمانہ میں اس قدر سراج کمال پر پہنچنا اہل ہند کے
لئے عمدہ نمونہ ہے۔ یہ کتاب نہایت عمدہ و قابل شرکت
کو رس اور قابل قدر ہے۔ علی نقی صاحب نقوی پروفیسر دارالعلوم

اس رسالہ میں لایق مولف نے ان ممالک ایشیا کے دلچسپ
 حالات جن کے مین جن میں بہ مذہب کی نظر آتی ہے اور اس کے
 ساتھ ہندوستان کے ملحق بعض جزیروں کے حالات بھی لکھے ہیں
 رسالہ کے دیکھنے سے مولف کے قابل قدر تلاش و تجسس کا پتہ
 چلتا ہے مضامین کے اعتبار سے گو اس رسالہ کو نہ جہاد فیہ کہہ سکتے
 ہیں اور نہ تاریخ تاہم مفید معلومات کا ایک مجموعہ ضرور ہے جس کو اگر
 ابتدائی تعلیم کے نصاب میں شریک کیا جائے تو بچوں کے لئے
 مفید اور دلچسپ ہو گا سیری رائے میں مصنف کی کوشش قابل
 قدر ہے۔ محمد عبدالواحد۔ پروفیسر دارالعلوم
 دہلی۔ چونکہ غلط فہمیوں کی طرف رغبت ہوتی ہے اور ایسی
 کتابیں وہ بہت رغبت سے پڑھتے ہیں قابل مولف نے بھی اسی پر
 توجہ

اس رسالہ کو بہت قابلیت سے تراست کے ساتھ لکھا ہے
 اگر ابتدائی تعلیم میں داخل ہوگا سیرے خیال میں بہت مفید
 ہوگا۔ سید احمد حسین پروفیسر دارالعلوم

داعی ہجرت صاحب نے جو ارشاد فرمایا ہے، حق بجانب ہے
 جبکہ امید ہے کہ ضرور رعایا بجا سب ناظم صاحب اس رسالہ کو دیکھ کر
 نہایت خوش ہونگے اور ضرور ادغال کو رسس کا حکم صدر
 فرمائیں گے فقط . مدرسہ دارالعلوم

اس رسالہ کو میں نے ابتدا سے انتہا تک دیکھا اس میں
 شک نہیں کہ ذی علم مولف نے بہت محنت و مشقت کی ہے
 اور تہوار کی عبادت میں بہت سے مصلوات مستعمل کی ہیں
 ناظرین نے بہت داد دی ہے میں بھی اس ناظرین سے

اس رسالہ میں لایق مولف نے ادب و مالک ایشیا کے دلچسپ
 حالات جمع کئے ہیں جن میں بڑھندہ سب کی حکمرانی ہے اور اس کے
 ساتھ ہندوستان کے ملحق بعض جزیروں کے حالات بھی لکھے ہیں
 رسالہ کے دیکھنے سے مولف کے قابل قدر تلاش و تجسس کا پتہ
 چلتا ہے مضامین کے اعتبار سے گو اس رسالہ کو نہ جغرافیہ کہہ سکتے
 ہیں اور نہ تاریخ تاہم مفید معلومات کا ایک مجموعہ ضرور ہے جس کو اگر
 ابتدائی تعلیم کے نصاب میں شریک کیا جائے تو بچوں کے لئے
 مفید اور دلچسپ ہو گا میری رائے میں مصنف کی کوشش قابل

قدر ہے۔ محمد عبدالواسع۔ پروفیسر دارالعلوم

بچوں کو فطرۃً قصوں کی طرف رغبت ہوتی ہے اور ایسی
 کتابیں وہ بہت رغبت سے پڑھتے ہیں قابل مولف نے بھی اسی

اس رسالہ کو بہت قابلیت سے فراست کے ساتھ لکھا ہے
 اگر ابتدائی تعلیم میں داخل ہو گا سیرے خیال میں بہت مفید
 ہو گا۔ سید احمد حسین پروفیسر دارالعلوم

واقفی مہتمم صاحب نے جو ارشاد فرمایا ہے حق بجانب ہی
 مجھ کو امید ہے کہ ضرور عالیجناب ناظم صاحب اس رسالہ کو چونکہ
 نہایت خوش ہونگے اور ضرور ادا خالی کورس کا حکم صادر
 فرمائیں گے فقط . مدرسہ دارالعلوم

اس رسالہ کو میں نے ابتدا سے انتہا تک دیکھا اس میں
 شک نہیں کہ ذی علم مولف نے بہت محنت و شفقت کی ہے
 اور تہوڑی عبارت میں بہت سے معلومات مستعمل کی ہیں
 ناظرین نے بہت داد دی ہے میں بھی کل ناظرین سے

اتفاق کرتا ہوں کہ پھر سالہ اگر کورس میں داخل کیا جائے تو
 پیرائٹری طلباء کے لئے بہت مفید ہوگا۔ لہذا میں امید کرتا ہوں
 کہ عالیجناب جیکب ناظم صاحب منظور فرما کر کورس میں داخل
 فرمائیں گا حکم نافذ فرمائینگے اور مولف صاحب کی محنت و جانفشانی
 کو ممنون فرمائینگے فقط احترام العباد الہی بخش پر و فیسدارالعلوم کانپور
 یہہ حالات جو درج کتاب میں اکثر اشخاص ان سے واقف
 نہیں ہیں جس طرح دیگر مالک کے حالات سے لوگ واقف ہیں۔
 چین و تبت سے بہت کم واقف ہیں مولوی حافظ محمد عبد المجید
 وکیل ہائیکورٹ نے نہایت مفید حالات سے ناظرین کو
 واقف کیا جس کا ممنون ہونا لازم آتا ہے مولوی صاحب نے
 بے شک نہایت عرق ریزی سے حالات کو جمع کیا ہے ناظرین

طبقہ سے پہلا شکر گزار میں ہوں جس کی قدرتِ دل سے
 کرتا ہوں نقطہ سید جعفر حسین مجسٹریٹ درجہ اول
 کتاب ہذا موسومہ (سیرین) کو ابتدا سے انتہا تک میں لے
 دیکھنا قابل مولف کی اعلیٰ قابلیت قانونی اور نظائر سرکارین میں
 جس قدر وسعت نظر حاصل ہے اور اس کا تجربہ تو مجھ کو تھا اس وجہ سے
 کہ ایک زمانہ دراز تک صاحب موصوف نے بے حد خرم
 و احتیاط اور تہاویانیت و لیاقت سے میرے اجلاس پر کام کیا
 اور ہر وقت صاحب موصوف کی قابلیت قانونی سے کافی مدد
 ملتی رہی مگر علم تاریخ میں وسعت نظر اور کافی معلومات کا علم اس
 کتاب کے دیکھنے سے ہوا۔ کتاب ثابت کرتی ہے کہ لائق مولف
 کو نہ فقط قوانین و نظائر سرکارین ^{ہاں} پر کافی عبور ہے بلکہ دیگر

علوم میں ہی دستگاہ کافی حاصل ہے جو باعث مسرت خیال کیا جاتا
 ہے۔ اس کے قبل ہم اکتب قانونی موسوم بمصباح النظائر
 و مفتاح النظائر و اختصار النظائر مال عمدہ لیاقت اور قابلیت
 اور نئے طرز و ترکیب سے تالیف کئے گئے ہیں جس کا نتیجہ
 ہوا کہ بلحاظ عمدگی و فوائد تالیف بکثرت اخبار وین میں بقول
 اخبار مشیر وکن ۱۵۴- اخبارات نے ریویو کیا۔ اور سب نے
 واقعی اور حقیقی قابلیت کا اعتراف کیا۔ کتاب ہذا بھی اسی کی مستحق ہے
 جو دیکھے گا وہ مولف کی دست معلومات کا معترف ہو گا عالیٰ انھوں
 مضامین جغرافیہ سے تو اور بھی معلومات کا درجہ بلند ہو گیا ہے
 اگر اس قسم کے کتب تعلیمات کے کورس میں داخل کئے جائیں تو بوجد
 باعث فائدہ مندی ہے فقط حقیر غلام سید غفرانہ جمانٹ محبٹریش۔

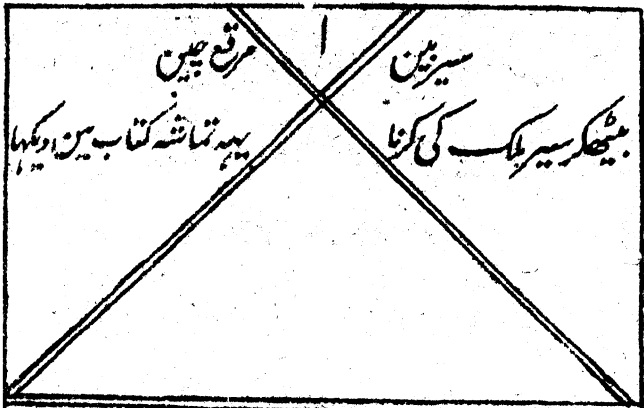
یہ رسالہ چند اوراق کا مختصر و جامع مفید مجموعہ ہے یہ
 مجموعہ ذمی مولف کی وسعت معلومات علم تاریخ کا پتہ دیتا ہے
 جیسا کہ اکثر ایفادات قانونی مولف محدود لئے شہرت تامہ حاصل
 کی ہے اپنی نوعیت کے اعتبار سے یہ مجموعہ بھی اسی قدر مشہور
 و مشہور ہو گا جن اس کا ریویو پرچہ اخبار میں کروں گا اس وقت
 بغیر اس رائے کے ظاہر کئے ہوئے نہیں رہ سکتا کہ یہ مجموعہ
 تعلیمات کے کورس میں داخل کیا جائے تو قطع نظر طلباء کے
 و کچھپی کے اوں کی توسیع معلومات میں مدد رسان اور اونکی
 حق میں مدد رسان اور اوں کے حق میں بہت مفید ثابت
 ہو گا۔ مولف موصوف کو چاہئے کہ جناب ناظم صاحب تعلیمات
 کے پاس بغرض مذکور قبل طبع پیش فرما دیں فقط محمد نسیر ڈیڑھ اخبار
 محمدیہ

قابل و لائق ناظرین نے کتاب ہذا کو دیکھا کہ بہت
 پسند کیا۔ واقعی کتاب بھی اسی قابل ہے۔ ناظرین کتاب ہذا
 میں بہت سے حضرات ایسے ہیں کہ جو علم تاریخ و جغرافیہ کے
 ماہرین ہیں۔ میں نے ہی کتاب ہذا کو بغور دیکھا۔ لائق مولف صاحب
 کی علمی قابلیت قانونی تو مسلمہ ہے۔ چنانچہ ہم نے اور ہمارے
 سیکڑوں ہم اثر و نئے کتب قوانین مولفہ مولف صاحب
 کا ریو بکشرت اخبارات میں کیا ہے۔ کتاب ہذا کے دیکھنے سے
 یہہ مان لیتا پڑتا ہے کہ قابلیت مولف غیر محدود ہے خصوصاً
 علم تاریخ میں بھی فہارت تامہ حاصل ہے۔ یہ کتاب اس بل سے
 کہ نصاب تعلیم میں شریک ہو کہ طلباء کے لئے ہم خرابا ہم ثواب کی
 مصداق و نیز طلباء کے لئے دلچسپی میں یکتا اور وسعت معلوما

میں یقیناً مدد و معاون ہوگی نقطہ امیر خزانہ ڈیڑھ اخبار نظامی۔
 میں نے کتاب ہذا کو بہت غور سے دیکھا اب تک تو ہم بھی
 سمجھے ہوئے تھے کہ قابل و لائق و مشہور مولف کتاب ہذا کی
 اعلیٰ قابلیت و وسعت نظر قوانین و نظایر سرکارین تک ہی
 محدود رہے اور اسی کا ثبوت بھی ہم کو ملتا تھا کہ متعدد کتب قوانین
 تالیف کردہ ذمی علم مولف کا ریویو۔ بکثرت بکرات و مہرات
 اخبارات میں دیکھنے و سنے میں آیا تھا چنانچہ بقول اخبار شیر
 مطبوعہ ۲۲ جولائی ۱۹۱۱ء نمبر ۱۴۰ و ۱۹۴ اخبارات میں
 قانونی کتب تالیف شدہ کا ریویو ہو اور سب معترف
 قابلیت لائق مولف میں ہم زبان پائے گئے مگر کتاب ہذا
 دیکھنے کے بعد بلا خوف تردید یہ کہنا پڑتا ہے کہ ذکی الطبع

کتاب ہذا

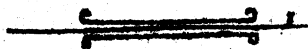
سیر میں بھی ذی علم مولف مجموعہ مفتاح النظائر
 و مصباح النظائر جس کا ریویو (۱۹۴۲) اخبارات میں بلحاظ مجموعہ کے
 مفید عام و بجا آمد ملک کن و ممالک انڈیا وغیرہ ہونے کی وجہ سے ہوا و
 ہوتا رہتا ہے۔ و انحصار النظائر مال جو بلحاظ اپنی خوبی و فوائد کے
 سرکاری ضرورتوں کے اعتبار سے سرکارین میں خرید گیا و ضابطہ
 عثمانیہ جو بیادگار تشریف آوری نواب و سیراے بہادر قابل
 وکیل جہانے تالیف کیا اور جس بلحاظ فوائد کثیرہ شہرت تامہ حاصل کی
 اور سرکاری ضرورتوں کو نظر کرتے پیش نظر پوری حکما خریدنے کو پابند کر گئے، نہیں
 نہ کی الطبع لایق فریضہ کیل حسب مدوح کی مولفہ جو جو میں نبوت و دعوت
 نظریہ دہمہ والی سرلیج الفہم مولف کا پتہ دیتی ہے جو قابل مسرت ہے
 سخاوت حسین اوڈیٹر



ملک چین

اس کا رقبہ تخمیناً تخمیناً پچاس لاکھ میل مربع ہے اور مردم شماری
 تخمیناً ساٹھ کروڑ کے قریب ہے اسکی وسعت ہندوستان سے
 قریب قریب سہ چند کے اور مردم شماری قریب قریب دو چوبیس
 ہے اور تمام دنیا میں جتنے آدمی ہیں تخمیناً اسکی ایک چوتھائی

صرف اس ملک میں ہیں۔ باقی تخمیناً تین حصہ تمام ملکوں میں
 مالک مشمولہ چین



مہا چین - تبت - تاتار - منگولیا - پجوریا - کوریا -

اور چند چوٹے جزائر شامل ہیں۔ اس میں دو بڑے دریا

ہیں جو گنگا سے دو چند لہنی ہیں جن میں ایک یا عکسی تبت

گہرا اور چوڑا ہے کہ اس میں جہاز چلتے ہیں۔ آب و ہوا

بالکل مثل ہندوستان کے ہے یعنی بعض جگہ نہایت سرد۔

بعض نہایت گرم۔ جانور یہاں کے بہینس و گھوڑے ہندوستان

کے جانوروں سے چوٹے ہوتے ہیں۔ جنگلی جانور بہت

کم نظر آتے ہیں۔

پیداوار چین

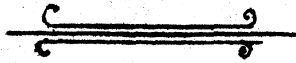
چانول، چائے، کچی، شہتوت، کافور، ناریل
ریل بھی تھوڑے زمانے سے جاری ہوئی ہے۔ تبت، تانار
بنگولیا وغیرہ ایسے زرخیز ملک نہیں ہیں اور یہاں کے
باشندے بھی وحشی اور جنگجو ہوتے ہیں ان کا پائے تخت
زیادہ دور ہوتے کی وجہ سے انعام اچھا نہیں رہتا تھا۔
اسی وجہ سے حال ہی میں خود مختار کر دیئے گئے تھے۔

تہذیب چین

دنیا کے شروع سے یہ ملک اول درجہ کی ترقی پر ہے

اور جیسا پہلے تھا قریب قریب ویسا ہے بلکہ کچھ اضافہ کے ساتھ
 آج تک ہے سارے ملک میں ایک قوم اور ایک مذہب کے
 لوگ بستے ہیں باہر والوں کا دخل آج تک نہیں ہوا بڑی
 وسیع اور زبردست سلطنت ہے ہر قسم کی کلین اور کارخانہ
 ہمیشہ سے اس میں موجود ہیں۔ کرنسی نوٹ کار و اج یہاں تخمیناً
 چار پانچ ہزار برس سے ہے۔ وزٹ کارڈ پہلے اسی
 ملک میں ایجاد ہوا۔ چھاپہ کا کام ہزار دن سال سے یہاں
 جاری ہے۔ کئی نہریں آبپاشی کے واسطے بہت پرانی ہیں
 جن میں ایک چھ سو میل لمبی ہے دنیا میں سب سے
 بڑا باغ شہنشاہ چین کا ہے۔ نئی روشنی نے اس ملک پر بھی
 یہ ہوش کیا ہے کہ شخصی سلطنت جا کر اس سلطنت جمہوری قائم ہوئی ہے

چین کے آدمی



یہاں کے باشندے بڑے عقلمند ہیں جنفکاش
 اس قدر ہوتے ہیں کہ ایک شخص دن بہر برابر کام کرتا اور
 کھڑا رہ سکتا ہے اور بالکل نہیں تھکتا۔ غور میں نہایت
 خوبصورت ہوتی ہیں۔ لباس کچھ لیڈیوں سے ملتا جلتا
 ہوتا ہے۔ مرد ایک گھیر دار پانچامہ پہنتے ہیں اور
 ڈھیلہ کوٹ۔ نوکدار ٹوپی ہوتی ہے۔ مرد سر کے بال
 بالکل منڈواتے ہیں۔ مگر چوٹی ہندون کی سی رکھتے
 ہیں۔ ڈاڑھی نہیں رکھتے۔ مگر مونچھیں بہت لمبی

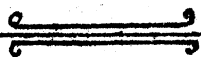
ہوتی ہیں۔ چوٹی کے کٹ جانے سے چینی لوگ مرجانا
 بہتر سمجھتے ہیں۔ بادشاہ کا لباس بالکل سادہ ہوتا ہے
 حکام گلے میں موتیوں کے مالے پہنتے ہیں۔ اور موسم
 سردا گرما کے کپڑے بدلنے کے واسطے تاریخین سرکار
 مقرر ہوتی ہیں۔

خوراک اہل چین

کتہ۔ بلی۔ سینڈک۔ وغیرہ کھاتے ہیں۔ اباہل کا
 گھونسلہ بڑی قیمتی غذا سمجھتے ہیں۔ چانول کی شراب پیتے
 ہیں۔ انگریزوں کی طرح چہری کانٹے کی جگہ۔ لکڑی کی
 تیلی جھپیان لیکراون سے کھانا کھاتے ہیں۔ گالی کا درو

بالکل نہیں پیتے۔ بیاریون میں عورت کارو وہ پلے نیکا
 دستور ہے۔ کبھی تھنڈا پانی نہیں پیتے۔ ہمیشہ یا تو
 گرم پیتے ہیں۔ یا چائے۔ بیمار بہت کم ہوتے ہیں۔
 انیون کہانے کا بہت رواج ہے۔

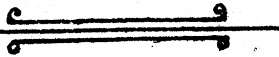
چینی تکلف



سلام اور مزاج پرسی کے طریقے یہاں عجیب و
 غریب ہیں کوئی ملاقاتی۔ جب اوٹھنا چاہتا ہے تو کہتا
 کہ میں جناب کی ہدایت سنی کو پہر کسی روز حاضر ہوں گا
 کوئی اجنبی جو مکان پر آجاوے وہ برابر بے کہہ کہاتا
 کہاتا ہے۔ خواہ کتنے ہی روز ٹھرے۔ کہنے کی ضرورت

اوس روز ہوتی ہے جبکہ اوس کو نہ کہلانا منظور ہو۔

رسمیات چین



پہلے مُردے کو دریا کے پانی سے غسل دیکر اوس کے
 منہ میں پیسہ ڈالتے ہیں۔ اور کچھ سونا و جواہرات بھی
 پہر اوس کو ریشمی کپڑا پہناتے ہیں۔ ساتوین روز رشتہ
 داروں کو۔ خبر پہنچاتے ہیں جو فوراً آتے ہیں۔ اور کچھ
 خوشبود نقدی لاتے ہیں۔ لاش ایک عرصہ تک مکان میں
 رکھی رہتی ہے۔ جب تک کہ پنڈت اوس کے واسطے
 کوئی مناسب جگہہ دفن ہونے کی تجویز نہ کر دے روزمرہ
 اوس کو خوشبود ارد ہونی دی جاتی ہے۔ پہر کسی روز
 جنازہ

قبرستان میں ایجا کر دفن کیا جاتا ہے۔ چینی سب سے بڑا
 دہرم اس کو سمجھتا ہے کہ اپنے مانباپ کی اطاعت اور
 بزرگوں کی پوجا کریں۔ ہر گھر میں ایک تختی ٹنگی رہتی ہے
 جس پر تمام بزرگوں کے نام اور اون کے مرنے کی تاریخ
 لکھی رہتی ہے۔ اس کو گہروالے روز مرہ پوجتے ہیں۔

توید کار و اج یہی چین میں بہت ہے۔ شادی میں
 لڑکی والے سپہان کچھ تحفے لیکر جاتے ہیں۔ تاریخ مقررہ
 پلٹ نہیں سکتی۔ طلاق صرف عورت بائج ہونے کی
 صورت میں دیکر دوسری شادی کر سکتے ہیں۔ داماد
 لڑکی کے باپ کو بہت زر نقد بطور نذرانہ کے دیتا ہے
 بیوہ عورتوں کی شادی بار خانی میوب سمجھی جاتی ہے

جس چینی کے کوئی بیٹا نہ ہو اوس کو قرض نہیں مل سکتا
خواہ بیٹیاں کتنی ہی ہوں۔ کیونکہ بیٹی اپنے باپ کے
قرض کی ذمہ دار نہیں سمجھی جاتی۔ مگر بیٹا تین پشت تک
قرضہ ادا کرنے کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے

نوٹ مولف) میری رائے میں اسی وجہ سے
چینی لوگ لڑکیوں کی قدر نہیں کرتے۔

مذہب اہل چین

تین مذہب راج چین۔ مگر ایک عجیب کیفیت کے
ساتھ یعنی ہر ایک شخص تینوں مذہب کا ایک ہی وقت
میں پابند رہتا ہے۔ پہلا کیتو شس جو زیادہ تر پوٹیکل

معاملات سے متعلق ہے۔ دوسرا بدھ جو اخلاقی و روحانی سمجھا جاتا ہے۔ تیسرا ٹوزم جو نفس کشی سے متعلق کیا جاتا ہے۔ مگر ان سب میں زیادہ صریح علی الاعلان بدھ مذہب کے اصول پر عمل درآمد ہے۔ دیوتاؤں کی پوجا بھی کرتے ہیں۔ مگر جب کوئی دیوتا کہنا نہ مانے یعنی خوشامد سے بھی راضی نہ ہو اور مصیبت دور نہ کرے تو اوس کے مندر کو کسی سیعاد کے واسطے بند کر دیتی ہیں یا اوس کی مورت کو توڑ ڈالتے ہیں اگر بارش نہ ہو تو دیوتا کی مورت کو دھوپ میں بہاتے ہیں۔ ایک دیوتا مکانی ہوتا ہے۔ اوس کی مورت ہر ایک مکان میں رہتی ہے۔ اور اوس سے چینی لوگ

بہت ڈرتے ہیں۔ کیونکہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہر شخص کے اعمال دیکھ کر اون کی خیر اشد میان کو پہنچاتا ہے اس لئے اس کی روزمرہ پوجہ کرتے ہیں۔ اور اس کے سامنے کوئی برا کام نہیں کرتے۔

سلطنت چین و رواج



بڑی قدیم ہے۔ اور ہمیشہ سے تالیف ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دنیا کے شروع سے پچاس ساٹھ ہزار سال تک دیوتاؤں نے حکومت کی۔ پہر چینی لوگوں نے مغرب سے آکر وہاں بودو باش کی جس کو سات آٹھ ہزار سال کا عرصہ ہوا۔ منگول ریوں۔ اور تاتاریوں نے

کسی فتوحات کے اور اب تخمیناً چار پانچ ہزار سال سے
 ایک ہی خاندان میں راج ہے۔ بادشاہ سب کے
 جان و مال پر اختیار رکھتا ہے۔ اور دیوتاؤں سے
 یہی اوس کی عزت زیادہ سمجھی جاتی ہے۔ بادشاہ کے درشن
 کرنے کی جرات بہت بڑی شکل سے ہوتی ہے۔ خواہ
 کتنا ہی بڑا آدمی اوس کے حضور میں جاوے کیسی ملزم کو
 سزا نہیں دی جاسکتی۔ جب تک کہ وہ خود جرم کا اقبال
 نہ کرے۔ مجرم کی گردن میں طوق پہنا کر باندھ دیتے ہیں
 یا پتھر میں بند کر دیتے ہیں۔ اور سزائے تازیانہ اسی
 مقام پر خلعت کے سامنے دی جاتی ہے جہاں جرم
 سرزد ہوا۔ قاتل کا سر کاٹا جاتا ہے۔ بے راجہ جو کھوار

قاتل یا مانتا پ کے قاتل کو یہ منراوی جاتی ہے کہ سکو
 ایک رسی سے باندھ کر دوس کے جسم کو جا بجا کاٹ کر زخم
 کر دیتے ہیں اور وہ ٹرپ ٹرپ پ کر مر جاتا ہے بعض
 مجرموں کو دن رات جگاتے رہتے ہیں مطلق سونے
 نہیں دیتے اسطرح اون کی زندگی کا خاتمہ کر دیتے ہیں
 جیل خانے نہایت تنگ غلیظ اور وحشتناک الارض
 پر رکھ دیتے ہیں۔ چین کا روپیہ بیضاوی ہوتا ہے
 اور اوس کے بیچ میں ایک سو داخ اور ڈوری
 پر رکھ رکھتے ہیں۔

ڈنوٹ منجانب مولف کے ہر شکر کیس تو بہت اچھی
 اس میں کرنے اور تلف ہونیکا اندیشہ نہیں۔

چین کی خاص باتیں

بوسہ کا نام نہیں جانتے۔ شاہی حکیم اگر مرض کا شیک
 علاج یا تشخیص مرض نہ کر کے تو ایک سال کی تنخواہ ضبط ہوتی
 ہے۔ اپیل کرنے پر عدالت ماتحت کا فیصلہ طے ہو تو
 حاکم ماتحت کو سزا دی جاتی ہے۔ جنازہ بڑی دھوم دھام سے
 نکالتے ہیں۔ عورتوں کے باہم شناسائی ہوانگی
 شادی باہم نہیں ہو سکتی۔ ملازم کو تنخواہ کے علاوہ منافع
 بھی کچھ حصہ ملتا ہے۔ اگر کسی کو کوئی ستاوے تو مظلوم
 ظالم کے دروازے پر جا کر اور پہانسی لگا کر خودی کر لیتا
 اور خیالی کرتا ہے کہ اس طرح سے ظالم کے کل خاندان کا

ستیاناس ہو جائے گا۔

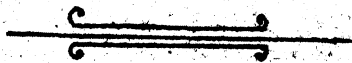
چدین کی خاص چیزیں

کافذ کی ڈور۔ لالٹین۔ فرش۔ کبس۔ پتکے۔
صندوق۔ چو کھٹے۔ ٹوپی۔ کوٹ وغیرہ نہایت مضبوط
ونفیس بنتی ہیں۔

کہیت کی جگہ تالاب

جسطرح زمیندار کہیت رکھتے ہیں اوس طرح عینی
لوگ تالاب اون میں مچھلیاں پالتے ہیں۔ جن سے
اون کو بڑی قیمت حاصل ہوتی ہے۔ رنگین اور

سنہری مچھلیاں چین سے آتی ہیں۔ اور مچھلیاں پکڑنے کا
 وہاں ایک عجیب طریقہ رائج ہے ایک قسم کا جگہ
 پالتے ہیں۔ جو مچھلیاں اون کے واسطے پکڑتا ہے۔
 اوس کے گلہ میں ایک چہلہ ڈالتے ہیں جس سے وہ خود
 مچھلیوں کو نہیں نکل سکتا۔ جب بہت سی اون کے
 پاس جمع کر دیتا ہے تب چہلہ نکال کر تھوڑی سی اوسکو
 کہلا دیتے ہیں اس لالچ سے وہ خدرت انجام دیتا ہی
 چینی لوگ بلخ بھی پالتے ہیں۔ جو مثل گائے بھینڈن
 باہر چرتی ہیں اور شام کو مالک کی سیٹی کی آواز سنکر اپنی
 گرا جاتے ہیں۔



چار اور ریشم

سب سے پہلے چین میں ہی پیدا ہوئی۔ پھر تمام
 دنیا میں پہیلی۔ چین میں چار کے کہیت غلہ کی طرح ہر جگہ
 بوسے جاتے ہیں۔ ہر شخص حقہ و پانی کی جگاس کا شوق
 کرتا ہے۔ ریشم پہلے و تیا پھر پتہ چین ہی سے جاتا تھا
 اور کسی ملک میں نہیں پیدا ہوتا تھا۔ اس کی ترکیب
 کسی کو معلوم تھی اس لئے ہر کیفیت تھی کہ چین کا قدر
 غریب سے غریب کسان بھی (زرعیت کر کے) اور ایشی
 کپڑے پہنتا تھا۔ اور روم کا بادشاہ تک اپنی بیگم کو
 اس کی پوشاک بنوانے میں پس و پیش کرتا تھا۔ تھوڑا

۳۰۔ عین اسکی ترکیب غیر ملک والون کو معلوم ہوئی
 چین میں اب بھی اس کا بڑا رواج ہے۔ ہر جگہ شہتوت کے

صرف ریشم کے کیڑوں کی خوراک کے واسطے مخصوص ہیں
 چینی مٹی تو مشہور ہے۔ بہت نازک اور چکنی اور ہلکی مٹی

چینیوں کی اٹھی انوکھی باتیں

بوڑھے آدمی گیند کہتے ہیں اور کنکو (تینگ)
 اڈراتے ہیں۔ اور بچے تاشے دیکھتے ہیں۔ تندستی
 میں حکیم کو تنخواہ دیتے ہیں۔ جب بیمار ہوتے ہیں تو
 تنخواہ بند کر دیتے ہیں۔ مرد لنباکوٹ پہنتے ہیں۔ عورتیں
 جاگٹ پہنتے ہیں۔ اور چٹری ہاتھ میں رکھتے ہیں۔ مردوں کی

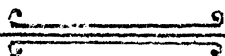
چوٹی لمبی اور لٹکتی رہتی ہے۔ اور عورتوں کی چوٹی بندھی
 ناخون کبھی نہیں کھواتے۔ بلکہ چاندی میں منڈھوا لیتے ہیں
 بجائے مصافحہ کے ہاتھ ہلاتے ہیں۔ تعلیم کے لئے بجائے
 ٹوپی اوتارنے کے جوتا اوتارتے ہیں۔ کوٹ کے اوپر
 جاکٹ پہنتے ہیں۔ عورتیں مثل یورپین ٹیڈیوں کے
 بجائے کمر پتلی کرنے کے اپنا پاؤں چھوٹا کرتی ہیں۔ کتابیں
 المارنی میں لٹکا کر رکھتی ہیں۔ قلم کی جگہ برخس دعوات
 کی جگہ ٹکیہ سیاہی کی استعمال کرتے ہیں۔ سفید پوشاک
 پہننا ماتم کی نشانی ہے۔ بائیں ہاتھ کی زیادہ عزت کرتے
 ہیں۔ چورون و بد معاشوں کو دھوں بجا کر کپڑے میں
 چاندنی رات میں لالٹین لیکر چلتے ہیں۔ کھانا ہاتھ سے

نہیں کہتے ہاتھی دانت یا چاندی سونے کی سلیا یوں
 سے کہتے ہیں۔ ٹوپی مردوں کی اتنی چوڑی کہ باریش
 وہ ہو بہو بین چہتری کا کام دیتی ہے زر و رنگ کا کپڑا
 سوائے شہزادوں کے کوئی نہیں پہن سکتا۔ سب سے کم
 عزت سپاہی کی۔ سوداگر سے زیادہ عزت کاشتکاروں
 کی کرتے ہیں۔ بادشاہ کے مرنے پر تین ماہ و سس مہم تمام
 ملک میں کوئی کام خوشی کا نہیں ہو سکتا۔ حاکم فوجداری جب باہر
 نکلتے ہیں تو ان کے ساتھ جلاوطنانہ برور آگے چلتے ہیں۔
 راستہ میں جس کی سیکڑا کام کرتے دیکھتے ہیں اوسے جگہ سزا
 دیتے ہیں۔ قانون وہاں کا گاؤں الون کو زبانی یاد رہتا ہی
 ملاقاتی گمرہ کا دروازہ گول رہتا ہے ہاتھی دانت کے جائیداد

گوئے ایک کے اندر ایک تراشتے ہیں۔

ڈوٹ مولف (یہ بہت حیرت انگیز اور مشکل کام ہے
چین میں کوئی کارگر اس وقت تک استاد نہیں
سمجھا جاتا جب تک کہ ایک روپیہ کی چیز پر کام کر کے
اس کو سو روپیہ کا نہ بنا سکے۔

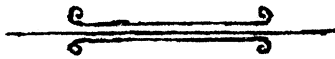
جائبات چلین



ایک ڈکشنری کی کتاب چینی زبان میں اتنی بڑی ہے کہ
پانچ ہزار میں جلدوں میں ختم ہوئی ہے۔ اس ایک کتاب کی
قیمت بیان کیا جاتا ہے کہ بیس ہزار روپیہ ہے۔ کہا جاتا
ہے کہ یہ کتاب چالیس برس میں تیار ہوئی تھی۔ تمام علوم کا

اس میں مفصل بیان ہے۔ اور تین ہزار سال کا اس نین
 حال درج ہے۔ ایک بد مذہب کا مینار ٹوٹنے لگا اور پھا
 بالکل چینی مٹی کا نہایت ہلکا و مضبوط بنا ہوا۔ نہایت
 نفیس بیل بوٹے رنگ برنگ کے۔ اور جالیان کٹی ہوئی
 بین کیا جاتا ہے کہ بیس سال میں تکرار ہوا تھا۔
 کہا جاتا ہے کہ اس میں اسی لاکھ روپیہ لگاتا تھا ۱۸۵۶ء
 میں باغیوں نے مسمار کر دیا۔

دیوار چین



دنیا پر بین سب سے بڑی دیوار ہے یہ تیرہ سو
 میل لمبی ہے۔ اور سات گز بلند اتنی چوڑی ہے کہ

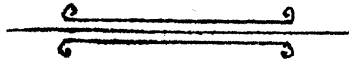
سوار برابر چل سکتے ہیں سوگز کے فاصلہ پر ہر جگہ
 برج بننے ہوئے بیان کیا جاتا ہے کہ تاتاریوں کا حملہ
 روکنے کے لئے بنائے گئے تھے۔

چینی گاڑی و شرک

تمام ملک میں شرکون کا نام ہی نہیں صرف چین
 میں چند شاہی شرکین ہیں۔ مگراون کی یہی حالت اچھی
 تھیں۔ اس واسطے دور کا سفر اکثر کشتیوں میں بیٹھ کر
 ہوتا ہے۔ امیر لوگ پالکیوں میں سوار ہو کر نکلتے ہیں
 بار برداری کے لئے ایک عجیب قسم کا ٹھیلہ استعمال میں
 آتا ہے جس کو ایک آدمی کھینچتا ہے۔ اور دوسرا پیچھے
 دھکے دیتا ہے۔ اس میں صرف ایک پہیہ بیچ میں ہوتا ہے

اور اوس کے اوپر مثل پہاڑ بادبان لگا ہوتا ہے اس کی
وجہ سے یہ تیز چلتا ہے اور بہت بوجہ لیا جاسکتا ہے۔

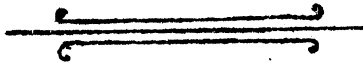
کاشتکاری



۱ طرف یہاں سب سے زیادہ توجہ ہے۔ سرکاری ناگاری
پیداوار کا دسواں حصہ مقرر ہے۔ ہل (ناگر) نرالے
ڈھنک کا ہوتا ہے اور اوس میں بھینہ جوڑ کر چلایا جاتا
ہے۔ اس ملک میں کہاں دایرو کی اس قدر قدر ہے کہ
پانچاڑ صاف کرنے کی اجرت ہنگلی (خاکروب) کو کچھ
نہیں دیکھتی بلکہ اوٹے اوس سے کچھ قیمت لی جاتی ہے
ہر سال ایک مقررہ تہوار کے دن شہنشاہ خود اپنے

ہل چلانے کی رسم ادا کرتا ہے۔ محصول انکم ٹیکس وغیرہ
 نہایت قلیل مقدار میں لیا جاتا ہے۔

مکانات چین



اس ملک میں قدیم زمانہ کے عظیم الشان عمارت
 بالکل نہیں بہان کے مکانات کی چھت دو لون طرف
 ڈھلوان مثل چھپر کے ہوتی ہے۔ اور اکثر بجائے
 دیواروں کے لکڑی کے ستون ہوتے ہیں۔ امیروں کے
 مکانات کے گرد بڑی دیواریں ہوتی ہیں۔ مکانات کے
 ساتھ اکثر و بیشتر باغیچہ ہوتے ہیں۔

رواج مخصوصہ

دفٹ) اگر آئندہ وقت ملا تو پھر دوسرے حصے میں
اس ملک کی اور کچھ کیفیت درج کی جائیگی۔ جو قابل دید ہے

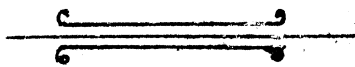
جاپان

یہ چند چھوٹے ٹاپو و نکا مجموعہ چین کے مشرق میں ہے،
اس ذرا سی ملک کے لوگوں نے بہت تہوڑے زمانہ میں
استدر ترقی کی ہے کہ اب دنیا کے بڑے بہاری
سلطنتوں میں شمار ہوتا ہے پندرہ سولہ برس پہلے
کہ جب اس نے چین کی زیر دست سلطنت کو شکست
دیکر ملک کو ریاست کر لیا تھا اب یہ امریکہ کی عظیم الشان
سلطنت سے دوچار ہاتھ کر نیکو کم نہیں ہے تو یہ ہے

کہ اگر اس کا عروج یون ہی رہا تو کسی روز آئندہ تمام
 دنیا میں سب سے بڑی زبردست سلطنت اس
 ملک کی ہوگی جس طرح مغرب میں انگلستان کا ٹاپو
 دنیا کے ایک وسیع حصہ کا مالک اور بڑا زبردست
 دماغ رو اختیار کیا جاتا ہے اور سیطرح مشرق میں جاپان
 کہان ایک وحشیوں کا جنگل غیر آباد چھوٹا سا راج تھا
 کہان اب بڑے شہنشاہوں کے ہم پلہ ہے اور
 سیاہ پیفید پر اختیار رکھتا ہے۔ یہ سب وہاں کے
 باشندوں کی اولو لغز می و عقلمندی کا نتیجہ ہے جس کا
 مختصر حال اب ہم بیان کرتے ہیں۔
 اس کے چار ٹاپو ہیں جن کا رقبہ ملکر تخمیناً سو سو ہزار

برابر ہے۔ آبادی تخمیناً چار پانچ کروڑ کے قریب ہے
 اس میں اور صد ہا چھوٹے چھوٹے آتشخیزی جزیرے
 کوچھوکیو کر وغیرہ شامل ہیں۔ یہ ملک پہاڑی ہے
 ہر جگہ بلند آتش فشان پہاڑ ہیں ندیاں ہیں تو کم جوب ہیں
 وہ بھی بہت چھوٹی۔ کہا جاتا ہے کہ دارالسلطنت نہر
 کیوٹو میں ہے۔ ہر جگہ اس میں قدرتی خوشنما منظر قابل
 سیر مقامات اور خوبصورت عمارت و دستکاری کے
 چیزیں ایسی ہیں کہ اکثر ملک کے لوگ اس کی سیر کو جایا
 کرتے ہیں۔

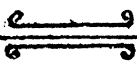
عجائبِ است جاپان



دنیا میں کسی جگہ آنی گرم چشمی نہیں۔ سیکڑوں
 چشموں کا پانی نہایت گرم۔ اوبلتا ہوا بقول شخصیکہ
 چائول ڈالنے سے یک جاتا ہے کہا جاتا ہے کہ بہت
 چشمہ ایسے ہیں کہ اس میں نہاتے سے بخار جدام و
 دیگر امراض کے بیمار بالکل چنگے (صحت یاب) ہو جاتے
 ہیں۔ دنیا میں سب سے بڑی آتش نشان پہاڑ بھی
 اسی ملک میں ہیں۔ بعض میں سے تو دن رات برابر
 آگ و پتھر نکلا کرتے ہیں۔ جن کی روشنی رات کو
 سمندر میں خوب چمکا کرتی ہے۔ زلزلہ روزمرہ
 آتا ہے۔ برسات میں ندیاں اکثر آنی زود سے
 امنڈتی ہیں (آتی ہیں) کہ سیکڑوں گاؤں پہاڑ لجاتی

ہین موسم گرما میں آندھیاں و طوفان بھی غصب کے
 آتے ہیں اس کے کنارہ سمندر چاروں طرف نہایت
 عمیق ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ملک یا
 ایک پہاڑ ہے کہ جو سمندر کی سطح میں نکلا کر کھڑا ہوا ہے

آومی



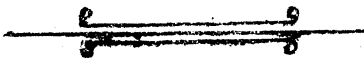
جاپان کے چینی نسل کے ہین۔ نہایت خوبصورت
 مضبوط زرد رنگ کے چہرہ پر بال بہت کم سر بڑا
 لمبی کرت دھوٹا۔ عورتیں بہت چھوٹے قد کی ہوتی ہیں
 اور نہایت حسین اون کی آواز نہایت شیرین اور
 دل فریب۔ عادتیں ان عورتوں میں ہوتی ہیں۔ یہ۔

جلد جوان ہو کر بڑھے ہو جاتی ہیں۔ چوٹی کے بال
ایڑھی تک بغیر رکھتے ہیں۔

ایک قسم کے جنگلی آدمی بھی ہوتے ہیں۔ جو اس
ملک میں پہلے سے آباد تھے، ان کے تمام جسم پر بال
اکثرت ہوتے ہیں۔ یہوین ملی ہوئیں۔ جسم پر نیلا
گدواتے ہیں۔ جنگلوں میں رہتی ہیں۔ اور شکار پر
گزر کرتے ہیں نہاتے کبھی نہیں۔ بڑے سیدھے اور
ایماندار ہوتے ہیں۔ بتوں کی پرستش کرتے ہیں
بالکل ناخواندہ ہوتے ہیں۔ اصلی یعنی مذہب جاپانی
ان کو اپنے غلام کے برابر سمجھتے ہیں۔ جاپانی لوگ
اپنے تین دیوتاؤں کی اولاد بتاتے ہیں۔ اور

سوچنے والے و چند رہنسی خاندانوں میں منقسم ہیں۔
 دنیا کے آغاز کا حال مثل ہندوؤں کے بیان کرتے ہیں
 بیان کیا جاتا ہے کہ اوں کی تواریخ میں لکھا ہے
 کہ آج سے دو ہزار پانسو برس پیشتر اس ملک میں سوچ
 دیتا کا بیٹا آکر تخت نشین ہوا اور اس وقت سے برابر
 اوس خاندان میں راج چلا آتا ہے۔ جا بان میں
 بھی ہندوؤں کی سی ذوات برادری ہوتی ہے۔ چترمی
 لوگ۔ سب سے اعلیٰ سمجھے جاتے ہیں۔ تجارت کے
 پیشہ کو ذلیل سمجھتے ہیں۔ رٹڈیان صرف گائے کا پیشہ کرتے ہیں

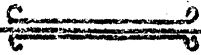
عاد است



عورتیں زیور بالکل نہیں پہنتیں۔ مگر جوڑی میں
 جواہرات یا دیگر شیا قیمتی گوند لیتی ہیں۔ موندتے
 عورتیں سفید صابون پوت لیتی ہیں۔ اور ہونڈو پیر
 سرخ۔ گہرے باہر سر برہنہ نکلتے ہیں۔ انگریزوں کی
 غج پھری کاٹا تو نہیں مگر لکڑیوں کی دو کھچپوں سے
 کھانا نہایت پھرتی سے کھاتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کو
 گوشت و شراب سے قطعی پرہیز رہتا ہے۔ دودھ
 پینا بالکل نہیں جانتے۔ دن میں تین دفعہ کھانا کھاتے
 ہیں۔ آئے دن دروزمرہ (گرم پانی سے غسل کرتے
 ہیں۔ بالوں میں چار کا تیل ڈالتے ہیں۔ ہاتھ میں
 اکثر ایک گول نپکھا رہتا ہے۔ چرٹ و قلم و عودا

یہی ہر وقت سات رکھتے ہیں۔ نرم کاغذ کار و مال
 ہوتا ہے اوس سے سونہ پونچھتے ہیں اور وقت
 ضرورت اوس پر چٹھی لکھ لیتے ہیں۔ ہنڈ سے
 پانی سے ہنا نار یاضت سمجھا جاتا ہے۔ مرد عورت
 ننگے ماور زاد ہو کر ایک ہی جگہ نہاتے ہیں نہ کچھ
 شرم کرتے ہیں۔ نہ کچھ بری نگاہ سے کسی کو دیکھتے ہیں
 قسم کہی نہیں کہاتے۔ بلکہ ادسکی جگہ صرف مسکرا کر چہ
 رہتے ہیں۔ بڑے کہلاڑی ہوتے ہیں۔ اور پہول
 اتنے شوقین کہ دنیا میں کوئی قوم نہیں۔ کہیل کی یہ
 کیفیت کہ مزدور بھی دن میں دو ایک بازی شرط بخ
 یاچوہر کہیل لیتا ہے۔

رسمیات

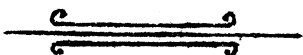


بچے کے پیرا ہونے کے بعد ساتویں دن نام رکھا جاتا ہے۔ ایک ماہ بعد سر موڈن ہوتا ہے۔ ہر ماہ کے تیسرے مہینے کی تیسری تاریخ کو لڑکیوں کا تہوار ہوتا ہے۔ اور پانچویں مہینے کی پانچویں تاریخ کو لڑکیوں کا ان دونوں تہواروں میں ہر جگہ بڑے میلے منائے ہوتے ہیں۔ لڑکا پندرہ سال کی چھ مہینے کی چھٹی تاریخ کو مدرسہ میں پڑھنے پڑھایا جاتا ہے بچے اپنے والدین کا بڑا ادب کرتے ہیں۔ جب کہیں جاسے آتے ہیں تو زمین پر ماتھا رکھ کر سلام کرتے ہیں

لاش کو ہم آگھنٹہ کے بعد ایک سفید لکڑی کے
 صندوق میں بٹھا کر رکھتے ہیں اوس کے سر ہانے
 ایک تکیہ اور چار کابنڈل رکھ دیتے ہیں۔ بچوں کے
 نام و ریا۔ پہاڑ۔ پہول وغیرہ کے نام پر رکھے جاتے
 ہیں۔ شادی سولہ برس کی عمر میں کی جاتی ہے
 لڑکا لڑکی کی پہلی بات چیت کرا کے رضا مندی
 لیتے ہیں۔ جوڑا ملانے والا ایک شخص رشتہ دار
 ہوتا ہے۔ وہی عمر پہر میان بی بی کے جگڑے طے کیا
 کرتا ہے۔ عورت مرد کی لونڈی سمجھی جاتی ہے۔ تاہم اوس کے
 گھر میں اوس کی بڑی عزت ہوتی ہے۔ طلاق کلراج
 بہت کم ہے۔ شادی کی اطلاع سرکاری آفس کو دینی جاتی

لٹکی شادی کے بعد اپنی ماں کے گھر کبھی نہیں جاتی۔

مکانات



ایک منزلہ لکڑی کے ہوتے ہیں۔ اس لئے گائے

دن : لزلہ آتا ہے۔ دیواریں ہین ہوتیں۔ چلدرن

طرف ستون ہوتے ہین۔ کیواڑے ایسے لگاتے ہین

کہ تہہ ہو کر کجس میں بند ہو جاتے ہین اور وقت ضرورت

چارون طرف لگائے جاتے ہین۔ کاغذ کے پردے

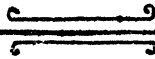
دروازوں پر پڑے رہتے ہین۔ اور وقت ضرورت

اونہیں پردوں کو بیچ میں لگا کر علیحدہ علیحدہ کمرے بنا

لیتے ہین۔ فرش کی جگہ موٹی چٹائیاں بچھاتے ہین یہ

چٹائیوں دو گز یعنی ایک گز چوڑی ہوتی ہیں۔ انہیں
 کے حساب سے ہر ایک مکان بنتا ہے۔ جاپان کے
 تمام مکان ایک نقشہ کے ہوتے ہیں۔ کوئی دس چٹائی
 کا۔ کوئی پچاس۔ کوئی سو چٹائی کا۔ مکان کے ساتھ
 کسی قدر باغیچہ ہونا لازمی ہے نہ میز نہ کرسی نہ تلخچہ
 آدمی چٹائی کے فرش پر بیٹھتے ہیں۔ چار پائے نہیں
 ہوتے۔ کیونکہ فرش پر سوتے ہیں۔ لکڑی کا تکیہ سر ہانچ
 رکھتے ہیں۔ بغیر آگ کے انگیٹھی کے ایک دم گذر
 نہیں ہوتا۔ ہمیشہ اسطرح بیٹھتے ہیں جسطرح مسلمان نماز
 کو بیٹھتے ہیں۔ پوجہ کرنے کا کردہ ہر مکان میں علیحدہ
 ہوتا ہے۔

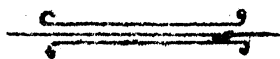
زبان۔



جاپانی زبان ہے تو علمیہ۔ مگر اوس میں چینی زبان کے الفاظ بہت ہیں۔ تاہم ان دو زبانوں میں اتنا فرق ہے کہ چینی و جاپانی باہم گفتگو نہیں کر سکتے۔ الف۔ ب۔ سنکرت کے مطابق ہوتی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تخمیناً ۱۴۰۰ء میں جاری ہوئی تھی۔ لکنے کا طرز مثل چینیوں کے ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پہلا اخبار ۱۸۵۰ء میں ایک انگریز نے جاری کیا تھا۔ اوس کے بعد تخمیناً اٹھارہ برس کے اندر ۶۵ اخبار جاری ہو گئے۔ جاپانی لوگ فلاسفی و قانون وغیرہ

کے اتنے شوقین نہیں ہیں۔ جتنے قصے و شاعری کے۔
 مختصر یہ کہ بڑے زندہ دل مذاق کے لوگ ہیں۔
 کہا جاتا ہے کہ سرکاری کتب خانہ میں ہر قسم کی کتابیں
 دو لاکھ کے قریب ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تخمیناً
 ۲۸ ہزار کے قریب مدرسے اس ذرا سے ٹاپو میں ہیں
 جن میں یورپ و امریکہ کے اوستاد پڑھاتے ہیں۔
 مردوں کے برابر عورتوں کی تعلیم بھی ہوتی ہے۔
 طالب علم بڑے ذہین ہوتے ہیں۔ ایسے ایسے سوال
 کرتے ہیں کہ اوستاد دنگ رہ جاتے ہیں۔ وہاں کے
 باشندے ہر ایک بات کو بہت جلد اور مختصر
 طور سے سیکھ لیتا چاہتے ہیں۔

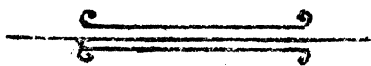
مذہب



عام طور پر بدہ مذہب کے لوگ ہین۔ کہا جاتا ہے
 کہ پہلے ایک مذہب اور تھا جس کے ماننے والے
 اب بہت تھوڑے ہین۔ اس میں سورج کی پوجا
 ہوتی ہے۔ مندر میں کوئی مورت نہیں رکھی جاتی۔
 دروازہ میں ایک گھنٹہ لٹکا رہتا ہے جس کو پوجتے
 والا ہلا کر بجاتا ہے۔ اور ایک دو پیسہ مندر میں
 چھڑا کر صرف ہاتھ جوڑ کر فارغ ہو جاتا ہے۔ بت کی
 مورت شہر کالج کور این ساڑھے بارہ ہزار من وزنی
 ۲۱ گز بلند ہشت دہات کی نبی ہوئی ایک پتھر کے

وسیع چہرہ ترہ پر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تختیاں سو برس کی پرانی ہے۔ یہہ مورت اتنی بڑی ہے کہ اس کے پیٹ میں ایک مندر بنا ہوا ہے۔ جس پر پوجاری لوگ بیٹھ کر پوجا کرتے ہیں۔

گورنمنٹ



بادشاہ سکاٹو کہلاتا ہے۔ اور دیوتاؤں کے خاندان ہیں ہونے کی وجہ سے اس کی بڑی بہاری عزت ہوتی ہے۔ کشتی شخص کی مجال نہیں کہ بے ادبی کا دل میں خیال ہی کر سکے۔ یہہ کسی کے سامنے ہنیں نکلتا ایک محل کے اندر بند رہتا ہے۔

صرف اپنی رائی اور وزیروں سے ملاقات کرتا ہے
 اگر کبھی اوس کی سواری نکلتی ہے تو رہتہ میں بیٹھ کر
 پر وہ ڈال کر بیٹھا ہوا چلتا ہے۔ خالی زمین پر
 کبھی پاؤں نہیں رکھتا۔ کسی کپڑے کو دوبارہ نہیں
 پہنتا۔ نہ کسی برتن وغیرہ کو دوبارہ استعمال کرتا ہے
 ہر چیز اوس کے استعمال کے بعد جلادی جاتی ہے
 سوائے سرداروں کے کوئی شخص شہر کے اندر گھوڑے
 پر سوار ہو کر داخل نہیں ہو سکتا۔ استعمال لباس
 اور ادائے رسمیات میں بھی سرکاری قانون پر
 عمل ہوتا ہے۔

(نوٹ منجانب مولف) مجھے یاد پڑتا ہے کہ کسی اخبار میں

میں نے دیکھا تھا کہ تنگے ہنانے کے اور نیلا گدوانے کی اور عورتوں کی بیویوں میں سنڈ اینکی رسین سرکاری حکم سے موقوف کر دی گئیں۔

فرنگیوں کا دخل

تخمیناً چھ سو برس ہوئے جب ایک فرنگی سیاج مار کو ہلاک میں آیا تو اس نے باشندے بہت شایستہ پائے اور سونا افراط سے دیکھا تقریباً ۱۵۵۲ء میں پہلا پرتگیز جہاز یہاں پہنچا۔ اس کے بعد ڈچ اسپانیہ والے پہنچے۔ ان لوگوں کو صرف ایک شہر میں رہنے کی اجازت ہوئی۔ یہ شہر چارون طرف سمندر کے

گہرا تھا۔ صرف ایک طرف کی قدر ملک کے ملامت ہوا تھا
 اس کے دروازہ پر جنگی کارڈر ہتا تھا تاکہ کوئی
 پروسیسی کی وقت ملک کے اندر داخل نہ ہو چینی لوگ
 بھی پروسیسیوں میں شمار ہوتے تھے۔ اندازاً ۱۸۵۳ء
 میں امریکہ کے مالک متوسط کے پرنٹنگ کے طرف سے
 ایک سفیر خط لیکر آیا اور تقریباً ۱۸۵۴ء میں دوبارہ
 اس نے آگریں و ناربرٹی چلائی۔ نتیجتاً ۱۸۵۵ء
 میں انگریزوں کے طرف سے لارڈ ایبلن گئے اس
 زمانہ میں پروسیسیوں کے واسطے کسی شہر متقرر کر
 گئے۔ جب پروسیسیوں سے کام پڑا تو اون کی زبان
 سیکھنے کی ضرورت پڑی۔ اس لئے ایک کالج قائم ہوا

جس کا نام وحشیوں کی تحریر جان نیکار تمام رکھا گیا۔
جاپان والوں کی ترقی

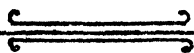
جب فرنگیوں کے زیادہ کام پڑا اور عقلمند
 جاپانیوں نے دیکھا کہ یہ ہم سے بھی کچھ زیادہ عقلمند
 اور بڑے زبردست ہیں۔ ان کے پاس ریل تار برقی
 اور توپ ہے تو انہوں نے سمجھا کہ اب دیر کر نیکا
 موقع نہیں ہے۔ لہذا عجلت عاجلہ بہت سے طالب علم
 تحصیل علم کے واسطے بھیجائے اور ہر قسم کے کارخانہ
 اپنے یہاں جاری کر دئے۔ جو بات نئی دیکھی وہ سیکھی
 یہہ امر بھی قابل تذکرہ ہے کہ پہلے جاپان میں دو پادشاہ

ہوتے تھے ایک مکاڈو (منہ بھی) دوسرا شوگن (فوجی
 و ملکی) وہاں کے مدبروں نے باہم متفق ہو کر شوگن کو
 عرضی دی کہ آپ کل اختیارات سلطنت اصلی بادشاہ کو
 واپس دیدیں جس کا رعیت پر بڑا رعب ہے۔ شوگن نے
 جواب دیا کہ گو یہ عہدہ و اختیارات میرے موروثی
 ہیں۔ مگر ملک کی بہتری کی خاطر سے میں خوشی سے
 چھوڑتا ہوں۔ پھر مکاڈو سے عرض کیا گیا کہ آپ پر وہ
 باہر نکال کر سلطنت کا انتظام کیجئے ورنہ فرنگیوں کے
 مقابلہ میں خیر نہیں ہے۔ اسکو مکاڈو نے منظر کیا
 وہاں چوٹی چوٹی ریاستیں بکثرت نہیں۔ جن کے
 پاس بہت بڑے خزانے اور فوجیں رہتی تھیں۔

اور بادشاہی خزانہ اور فوجین بمقابلہ اون کے کچھ نہ
 نہ کتنیں بوقت ضرورت اون سے خدمت لی جاتی
 تھی۔ اگر کوئی غنیم چھڑتا تو بہت بڑا اندیشہ تھا۔ اس
 بادشاہ نے سب ریاستوں سے درخواست کی کہ
 وہ اپنی فوج اور خزانہ بادشاہ کے حوالہ کر دیں۔ اور
 بادشاہ سے تنخواہیں مقرر کرالین تاکہ ساتھ پانچ کے
 بجائے ایک ہی مستحکم سلطنت قائم ہو جائے۔ اس فرما
 پہونچتے ہی ایک ہی تاریخ میں تمام ریسیوں نے اپنا
 استعفا لکھ دیا اور خزانوں کی کھینیاں و فوج لیکر
 دربار میں حاضر ہوئے۔ اور تنخواہ لینا قبول کیا
 (فوٹو منجانب مؤلف) واقعی بڑی ہمت کا کام کیا

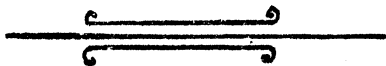
اسکی مثال تمام دنیا کی تواریخ میں شاید ہی ملے کہ کسی نے
 ملک کے فائدہ کے واسطے اپنا جان و مال نذر کیا ہو
 یہی وجہ تھی کہ جاپانیوں نے بہت تھوڑے عرصہ میں
 اس قدر ترقی کر لی۔

پیداوار و دستکاری جاپان۔



یہاں جیسے باشندے عقیل ہیں ویسے ہی کارآمد
 چیزیں بھی خدا نے پیدا کئے ہیں۔ لوہے اور کوئلی کی
 کانیں بکثرت ہیں۔ تمام ملک پہاڑی اور سرد ہے آٹھوا
 حصہ زمین مزدور ہے۔ اس لئے غلہ و پھل ضرورت سے
 زیادہ پیدا نہیں ہوتا۔ شیر بہیڑھ کا نام نہیں۔ بندہ

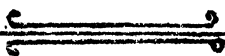
اور یہ کچھ بہت ہوتے ہیں۔ گد باہر بکری کا کوئی نام
 نہیں جانتا۔ ہان ساکس و جگے بھی بہت ہوتے ہیں
 ریشم کا کثیر اہت پالا جاتا ہے۔ دارنٹس کا کام یہاں
 وٹیا پیر سے نرالا اور عورہ ہوتا ہے۔ اور مصوری و
 چینی مٹی و دہات وغیرہ کا کام بھی عمدہ ہوتا ہے۔ ایک
 طلسمی شیشہ یہاں کا نہایت مشہور ہے۔ اس شیشہ
 پر جو نقش ہوتے ہیں وہ سامنے کی دیوار پر ہو بہو نظر
 آتے ہیں۔ جا پانی بچے پتنگ لٹو گیند کے بڑے شوقین
 ہوتے ہیں۔ تاش کا کھیل ایک نئے قسم کا کھیلتے ہیں
 تار ڈھول بجانے کے بہت شوقین ہیں۔



جاپان کی مزے دار باتیں

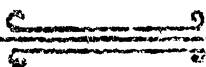
قانوناً ہر ملازم کی پیشانی پر اس کا پیشہ اور آقا کا نام اور ہر بچے کے کپڑے پر اس کے والدین کا نام و پتہ لکھا ہوتا ہے۔ آبادی یہاں کی تخمیناً تین چار کروڑ ہے۔ جو زمین سال بہر تک تخم ریزی سے خالی رہتی ہے وہ سرکار میں ضبط ہو جاتی ہے۔ بیسنگ کی نوکلار ٹوپی پہنتے ہیں۔ مکان میں اسباب کم اور صفائی زیادہ ہوتی ہے۔ جہاں لڑکے نے ہوش سنبھالا بائپ گہر بار سپر دکیا۔

ملک کوریا



جزیرہ نما چین کے مشرق میں یہ ملک ہے تو بہت
چھوٹا۔ مگر نہایت سبز گلزار۔ پہلے اس ملک میں غیر ملک
والا کوئی جانے نہیں پاتا تھا۔ تقریباً ۱۸۸۳ء میں
وہاں کارہستہ کہلا۔ یہاں کاراجہ علیحدہ تھا۔ مگر
چین والوں کا ماتحت سمجھا جاتا تھا۔

باشنگ

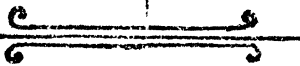


یہاں کے آدمیوں کی شکل مثل جاپانیوں کے
ہوتی ہے۔ تحریر چینی خط میں کرتے ہیں۔ آدمی یہاں

تہایت مضبوط قدا اور جوان ہوتے ہیں۔ رنگ گورا
 سید ہے اور نیک نخت مگر شراب خواری کی کثرت
 اور تبا کو پینے کا ہر شخص ایسا عادی ہے کہ اگر بہاؤ ہی
 سے ہی کام کرتا ہوگا تو بھی ایک ماہہ بہر کا حقہ ضرور
 رکھے گا۔ ایسا سٹے وہاں کے پانچ آدمی اتنا کام نہیں
 کرتے جتنا نو سرے ملک کا ایک آدمی بڑے صابر اور
 بے پروا ہوتے ہیں۔ مکان کے اندر سیوا سے
 چٹائی لکڑی کا تکیہ اور پردہ کے اور کچھ سامان
 عیش کا نہیں رکھتے۔ تبا بہر ہی وجہ ہے کہ کوئی
 روپیہ پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ نہ او سے
 جمع کرنے کی اون لوگوں کو اگر کچھ فکر ہوتی ہے تو

موسم سرما کے واسطے سرمایہ جمع کرنے کی اس ملک میں
 کوئی قرض بھی نہیں لیتا۔ تجارت بھی بہت کم ہے
 کیونکہ اون کو کسی چیز کے خریدنے کی خواہش ہے
 اور نہ بیچنے کی ضرورت۔ ایسے سادہ مزاج ہیں کہ
 اگر کسی شخص کے پاس روپیہ ہو تو وہ سرکار میں جمع
 کر دیتا ہے۔

رسم و رواج



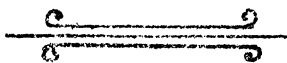
دن بھر عورتیں مکانات میں بند رہتی ہیں۔ سرو
 باہر کاروبار کرتے پھرتے ہیں۔ مگر شام ہوتی ہے سب
 مرد مکان کے اندر گھس جاتے ہیں۔ اور عورتیں گلیوں

و بازاروں میں نکل کر کام کرتے ہیں۔ عورت کو جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اسے شہر کا کام دینا سے لگ جاتی ہے۔ اور اس کی جگہ مرد زچہ ہینک بچھ جاتا ہے۔

(نوٹ منجانب مولف) خوب مرد کی سزا یہی ہے

جس نے بچہ پیدا کیا۔ جنایا

گورنمنٹ



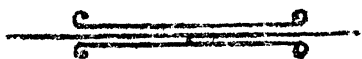
راجہ پیمان کا خود مختار ہے۔ راجہ کے ماتحت

بہت سے چوٹے رئیس ہیں۔ علم کی قدر بہت زیادہ

(نوٹ) اگر وقت ملا تو اس کے تفصیلی حالات

حصہ دوم میں لکھے جائیں گے۔

ملاک پر ہما۔

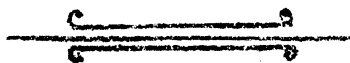


یہ ملک ہندوستان کے مشرق میں بنگال سے آگے ہے۔ وسعت میں بنگال اور آسام کے مجموعہ کے برابر ہے۔ شمال میں سرحد چین سے ملا ہوا ہے۔ پہلے یہاں ایک بد مذہب کا بادشاہ تھا مگر عرصہ ہوا کہ اس کو انگریزوں نے نیتج کر لیا اب اس میں ہندوستانی لوگ بہت پہنچ گئے ہیں۔ اور ہر قسم کے محکمے کھل گئے ہیں۔ اس ملک میں یا قوت نیلم وغیرہ کی بڑی مشہور کانیں ہیں

جس کی وجہ سے یہ ملک بڑا مالدار ہے۔ اور یہی
 بہت سے قیمتی اشیاء تجارتی یہاں پیدا ہوتے
 ہیں۔ مٹی کانبل اسی جگہ سے دنیا بھر میں جاتا ہے
 لکڑی بھی یہاں سے لاکھوں روپیہ کی جاتی ہے
 اس کا پایہ تخت مانڈلے ہے۔ اور اس میں

بڑے بڑے شہر پیگو۔ رنگون۔ اکیاب۔ مول
 میں وغیرہ ہیں۔ دریائے ایراوتی گیارہ سو میل لمبا
 ہے۔ اس میں جو ایک پہاڑ ہے اس کا نام ایم ہے۔

پیداوار

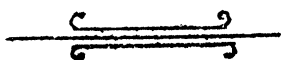


یا قوت نیلم۔ اور جو اہرات کی کانیں بکثرت ہیں

ایک میدان سویل لنبا۔ اوتنا ہی چوڑا ہے اوسمین
 ہر جگہ نعل عنبر سنگ سلیمان وغیرہ بیش قیمت
 بواہرات نکلتے ہیں۔ پاپی تخت سے پندرہ میل
 پر سنگ مرمر کی بڑی عمدہ کان ہے۔ دریائے
 ایراوتی کے کنارہ سو سے زیادہ کنوین ہیں جو
 سو گر گہرے ہیں۔ جو سو گر گہرے ہیں۔ ان میں
 اسی کانیل پہاڑ ہے۔ یہ تیل اوبل کر باہر نکلتا ہے
 اور ہر سال قریب قریب تین لاکھ من کے ہاتھ
 لگتا ہے۔ چاندل ایک سو دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک
 قسم کا گوند جو رنگنے کے کام میں آتا ہے لاکھوں روپیہ
 کا ہر سال امریکہ کو جاتا ہے۔ ساگوان کی لکڑی تمام

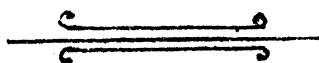
دنیا بہرین سب سے زیادہ یہاں ہوتی ہے۔

آومی



بڑے مضبوط کثرتی جوان ہوتے ہیں۔ ورزش
 کہیل شکار وغیرہ میں کوئی ان کی ہمسری نہیں کر سکتا
 سر پر گھنے بال ہوتے ہیں۔ مگر واڑ ہی مویج بالکل نہیں
 چہرہ کا نقشہ قریب قریب چینیوں کے ہوتا ہے۔

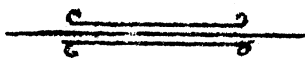
خوراک



چانول پھیر غریب کہاتا ہے۔ صبح و شام کمی وقت
 کھانے کے لئے مقرر ہیں۔ سو کھائی ہوئی چھلیا ان اور

سرخ چھیٹوں کا آچار ٹپنی بنا کر کھاتے ہیں۔ چاہے
بکثرت پیتے ہیں۔ پان کھانے کے از حد شوقین ہیں

لباس



لہنگا عورتیں پہنتی ہیں۔ اور جاکٹ طلالی
زیور تقریبوں میں پہنتے ہیں۔ مرد وہوتی باندھے
ہیں یا ڈھیلا پانجامہ۔ پہنتے ہیں۔ کرتہ اور جاکٹ
یا لنبا انگر کہا پہنتے ہیں۔ گلے میں کالر لگاتے ہیں
سر پر پیکڑی پہنتے ہیں۔ کان اور گردن میں ہندو
کی طرح زیور پہنتے ہیں۔

مکانات

سرکاری کچھریان اور محل اور مندر و دھرم
 سالے تو نہایت عالیشان اور وضع دار بناتے ہیں
 مگر عموماً لوگ چہرے کے چھوٹے ون مین رہتے ہیں۔
 کیونکہ پکا اینٹے کا مکان بنانا ہر شخص کے واسطے
 قانوناً ممنوع ہے۔ سب مکان ایک منزلہ ہوتے
 ہیں۔ اور چہت کی جگہ اکثر چہرے ہوتا ہے۔
 دیوارین بہت کم صرف کہیوں پر کھڑی رہتی ہیں
 مکان کے آگے صحن بہت زیادہ رکھتے ہیں۔ یہاں
 آرائشی بالکل نہیں رکھتے۔

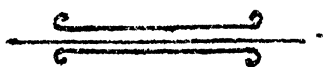
عادات

کوئی امیر ہونا نہیں چاہتا۔ جس کے پاس

زیادہ دولت جمع ہوجاتی ہے تو خیرات یا دعوت میں
 خرچ کر دیتے ہیں۔ زیادہ بکھیرے اور فکر کو پسند
 نہیں کرتے۔ ہر وقت مگن و بے فکر رہنا عنایت
 سمجھتے ہیں۔ ہر روز صبح کو ہنسا کر سیر کرنا بہت
 ضروری سمجھتے ہیں۔ یاروں میں بیٹھ کر غپ شب
 اوڑھنا یا اپنا کہیت وغیرہ دیکھنا اسطرح دن کاٹتے
 ہیں۔ کوئی مصیبت ایسی نہیں جس کو برہمنی منکر
 برداشت نہ کرے۔ مٹی کی ہنڈیا میں پکاتے
 اور مٹی کی رکابوں میں کہاتے ہیں۔ چمچے لکڑی کے
 ہوتے ہیں۔ جو اکھیلنے کے بڑی عادی ہیں۔ شاوی
 غمی میں بہت روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ سال میں صرف

ایک فصل کہیت میں بولتے ہیں۔ لکڑی میں جالی
 میں بوٹا بنانے میں۔ بڑی جہارت رکھتے ہیں
 فٹ باں کا کپل و نیا بہر میں سب سے اچھا کہتے ہیں

رسمیات



یہاں ہی چین کی طرح سے بادشاہ ہر سال
 تہوار کے روز اپنے ہاتھ سے ہل چلاتا ہے۔
 لڑکیوں کے کان چیدنے کی رسم بارہ برس کی
 عمر میں بڑے دھوم سے ادا کی جاتی ہے۔ ہر شخص
 اپنے جسم میں لیلیا گدواتا ہے۔ منتر خنتر جسم پر
 کہہ داتے ہیں۔ ہر ایک لڑکا بارہ برس کی عمر میں

مندر کی نظر کیا جاتا ہے۔ یہ رسم بڑی دہوم
 دہام سے ادا کی جاتی ہے۔ سفید ہاتھی بادشاہی
 فیمل خانہ میں رہتا ہے۔ اوس کی پوجا سب لوگ
 کرتے ہیں۔ جس کو ہندو بھی اندر کا ہاتھی سمجھ کر
 پوجنے کو جاتے ہیں۔ مرد عورت دونوں ملکر پوجا
 کرتے ہیں۔ اور بالکل مسلمانوں کی نماز کی طرح
 اوٹھتے بیٹھتے ہیں۔ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو
 ہندوستانی عورتوں کی طرح زچہ نیکہ بیٹھتی ہیں۔
 زچہ کو گھٹی پلائی جاتی ہے۔ بچوں کا جنم پتر بنتا ہے
 ہر شخص اپنی عمر میں کئی مرتبہ اپنا نام بدلتا ہے اور
 اوس کی اطلاع اپنے دوستوں کو دیتا ہے۔ ایک

ایک بندل چار کا اور ایک خط بھیجاتا ہے جس میں
 لکھا ہوتا ہے کہ یہ چار فلان نیا زمند نے بھیجی ہے
 اس کو کہاے اور آئندہ اس کو اس نام سے
 نہ پکارے۔ اب آئندہ اس کا نام فلان رکھا
 گیا ہے۔ شادی مانباپ نہیں کرتے بلکہ مرد و عورت
 اپنی مرضی سے پسند کر کے کرتے ہیں۔ طلاق کا
 رواج نہیں۔ مردے کو جلاتے ہیں آدھے کے قریب
 جب جل جاتا ہے خاک سے نکال کر دفن کر دیتے ہیں

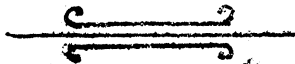
زبان

لفظ بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ اور اون کے

معنی بہت پیچیدہ اور ہندی کی طرح بائین طرف سے
 لکھی جاتی ہے۔ اکثر تمام کتابیں تاڑ کے پتوں پر
 لکھی جاتی ہیں۔ پچیس فیصدی آدمی برہمن کے
 خاندانہ ہوتے ہیں۔ عورت مردوں کے وزن برابر
 پڑھتے لکھتے ہیں۔

(نوٹ) میری رائے میں ہندوستان میں
 تو اوسط خاندانوں کی صرف دس پندرہ فی صدی
 بہی شکل سے نکلتے

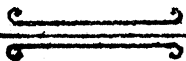
گورنمنٹ



آج کل تو انگریزی راج ہے۔ مگر اس پہلے

راجہ خود مختار مالک تھا۔ محلون کے اندر تبدیل ہوتا
 تھا۔ کئی کی مجال نہ تھی کہ اوس کے طرف آنکھ اٹھا کر
 دیکھ سکے۔ سب اوس کا نہایت محبت کے ساتھ
 ادب کرتے تھے۔ اکثر خواص اور شاہی خدمت گار
 بڑھ کر وزیر تک پہنچتے تھے۔ پائے تخت کا شہر
 بالکل مربع ایک میل سے زیادہ لंबا عمدہ نقشہ پر
 بسایا ہے۔ چاروں طرف شہر پناہ مضبوط ہے
 جو دس گز بلند ہے جس کے بارہ دروازہ ہیں۔

برہما کے سوانگ



دنیا پرین کوئی ملک ٹھیر و نائک کا اس قدر

شوقین اور استاد نہیں جیسا یہ ملک ہے۔
 کوئی برہمن ایسا نہیں جو اپنی عمر میں کبھی سوانگ
 نہ بنا ہو۔ ٹیسو نکلتی ہیں۔ نمون کے کہیں پہلوانوں
 کرتب۔ اور دیگر کہیں ہوتے ہیں۔ کوئی مرد عورت
 ایسی نہیں جو اچھی طرح گانا یا ناچنا نہ جانتی ہو۔

ملک تبت



یہ ہندوستان کے شمال میں ایک بڑا وسیع
 ملک ہے۔ ہشان سے لیکر کشمیر تک برابر اسی کی
 سرحد ہے۔ یہ ملک بہت بلند ہے۔ جہلیں اس

ملک میں کئی ہیں۔ جن میں ایک کالی جہیل ڈہائی
 سویل کے دور میں ہے۔ اس میں ایک جزیرہ
 سات سویل چوڑا ہے۔ اوس میں صرف چند
 فقیر لوگ رہتے ہیں۔ جاڑون کے موسم میں جب
 تمام جہیل کا پانی جم کر برف بنجاتا ہے تب لوگ
 اوس ٹاپو میں جا کر ان فقیروں کو کھانا کھلاتے ہیں
 یہاں کے دریاؤں پر رسیوں کے نہایت مضبوط
 چوڑے اور خوبصورت پُل بنے ہوئے ہیں۔
 اوپر کی رسیوں کو پکڑ کر نیچے کی ٹاٹ باقی ٹکڑی پر
 مسافر بے کھٹکے چلتا ہے۔ اور تمام پُل چھوٹے
 ہوتا ہے۔ دریاؤں کا سفر کرنے کے واسطے ہینے

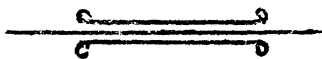
کہاں کے اندر ہوا پھر کراؤ سے پہیلا لیتے ہیں۔
 اور رو یا کی سیر کرتے ہیں۔ گرمی و برسات کا
 کوئی نام ہی نہیں جانتا۔ ۱۲ ہینہ جاڑہ کا موسم ہوتا

پیشہ اور

سہاگہ۔ گندک۔ شورہ۔ کے سوا یہاں
 سونا بہت جگہ نکلتا ہے۔ درخت بالکل پیدا
 نہیں ہوتے۔ مگر سبز گھانٹس کے میدان جا بجا پائے
 جاتے ہیں۔ ایک نئے قسم کا جانور سور اگا کے صرف
 اسی ملک میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کو گو گوگ پالتے
 ہیں مگر ٹھیک حکم نہیں مانتا۔ ہر وقت ناک میں نکیل

رہتی ہے۔ تب لکڑی کے بل کام کرتا ہے۔ بوجھ
 اٹھانے میں یکتا ہوتا ہے۔ پہاڑی دشوار گزار
 راستے جہاں سواکے بکری کے اور کوئی جانور نہیں
 چڑھ سکتا۔ یہ بلا تکلف جاتا ہے۔ اور راستہ میں
 گودانہ پانی کچھ نہ ملے تو یہی کسی نہ کسی طرح اپنا گذر
 کر لیتا ہے۔ گاہ گاہ مسافراں پر سوار بھی ہوتے

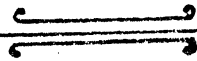
باشندے



آدمی یہاں کے مثل چینیوں کے ہوتے ہیں
 بہت مضبوط۔ گورے رنگ کے بد مذہب کے
 ہیر ہر مولنبا چوغا بہتر مگر کرتا ہے سر پر ٹوپی

ہر شخص کے گلے میں تعویذ - اور کان میں بالیان
 پہنتا ہے - عورت ہی ایسا ہی چوغا پہن کر مکر باندھتی
 ہے - اوپر بھیڑ کی کہاں اوڑھتی ہے - جو کچھ زیور
 ہوتا ہے اس کو سر کے اوپر باندھ لیتی ہے - برسوں
 کبھی مرد عورت نہیں بناتے - صرف ہولی دلوالی
 کپڑے بدل لیتے ہیں - مگر ان کی تندرستی میں فرق
 نہیں آتا - مضبوط ہی ایسے ہوتے ہیں کہ عورت ہی
 دو من بوجہ رکھ کر پہاڑ پر چڑھ جاتی ہے -

(مکانات و خوراکی)



خاص قسم کے بنتے ہیں - ہر ایک مکان سے نزل

ہوتا ہے۔ نیچے کے درجہ میں مولشی رہتی ہیں۔
 اور ایندھن وغیرہ جمع رہتا ہے۔ بیچ کی منزل میں
 مالک مکان رہتا ہے۔ سب سے اوپر ہر ایک
 مکان میں مندر ہوتا ہے۔ خوراک عام طور سے
 جوکے آٹے کے ستوجو ہر شخص اپنے پاس رکھتا ہے
 جہاں ذرا پانی ملا گھولے اور کھائے۔ چاروں بہر
 میں تین چار مرتبہ پیتے ہیں۔ (نوٹ: نجنا بولفا) بقول شتھیک
 ستوین بہنو رسم ورواج جب کھولے جب کہا

ایک عورت کے خاوند رکھتی ہے۔ شادی
 بہت چھوٹی عمر میں ہو جاتی ہے۔ سب سے بڑے

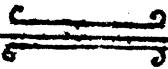
بہائی کے ساتھ شادی ہوتی ہے اور سب بہائی دوستی سے
 قناعت کرتے ہیں۔ کوئی عورت کبھی بیوہ نہیں ہوتی
 مردے کو کئی روز تک رسی سے باندھ کر گہرین کھڑا
 رکھتے ہیں۔ پہرکتوں کو کھلا دیتے ہیں۔ امیرون اور
 پوجاریوں کی لاش جلائی جاتی ہے۔ ہر خاندان میں
 ایک لڑکا لامہ گرو کے نذر کیا جاتا ہے۔ پوجاری
 صرف وہی شخص بن سکتا ہے جو اس کا امتحان پاس کرے

زبان

بالکل سنسکرت کے موافق ہے۔ ہندی کے حروف

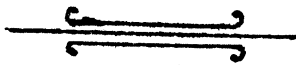
میں چھ حروف اور لگا کر اپنی بنالی ہے۔

لنکا



ایسا کوئی ہندو نہیں جو اس کے نام سے وقف نہ ہو۔ کہا جاتا ہے کہ شہر تمام سونے کا بنا ہوا تھا۔ اب انگریزی راج ہے۔ چاز کے راستہ سے ہر کوئی شخص وہاں جا سکتا ہے۔ ریل تار اور ڈاک کے محکمہ ان کا قائم ہیں۔

پیداوار



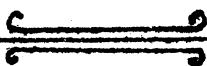
دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا زرخیز ملک ہو جیسا کہ یہ ہے۔ موٹی تخمیناً ہم لاکھ سالانہ۔

سپیاری تقریباً دس لاکھ سالانہ کی۔ دارچینی اندازاً
 ۱۲ لاکھ سالانہ کی۔ الائچی ۵۰ ہزار سالانہ کی۔ قہوہ قریب
 ۶۰ لاکھ سالانہ کا۔ کونین ۱۰ لاکھ روپیہ کی۔ ناریل چار
 دو کروڑ سالانہ کی۔ ناریل اس ٹاپو کے لئے ایک نعمت
 غیر مترقیہ ہے۔ جس کے تین کروڑ درخت شمار کئے گئے
 ہیں۔ اور ویٹوسویل لنبا۔ ایک جنگل انہیں درختوں کا
 ہے۔ جس شخص کے قبضہ میں دس ہندسہ درخت ناریل
 ہوں اس کو پہر کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔ اسکی
 لکڑی کے ستون اور شہتیر بناتے ہیں۔ پتوں سے
 چھپر جلاتے ہیں۔ چھال سے رسی بناتے ہیں۔ شاخوں
 پٹائی جھاڑو بناتے ہیں۔ ایندھن کی طرح جلاتے ہیں۔

اور کہا دیکھ طرح کہیتوں میں ڈالتے ہیں۔ سبز پتے
 مویشی کو کہلاتے ہیں۔ سبز پھل میں سے دو وہ نکالتے
 ہیں۔ خشک کو کہاتے ہیں اس کے تیل سے چراغ
 جلاتے ہیں۔ اس کے پھل کے دو ٹکڑے کر کے
 اوس کے پیالیاں اور جھٹے بناتے ہیں۔ اس کی لکڑی
 سخن بنتا ہے۔ مختصر یہ کہ تمام اشیاء ضروری
 مثل چار پائے۔ کھانے۔ مچھلی کا جال۔ چمچہ۔ تول
 چاقو۔ چھتری۔ چھتری۔ اجار۔ ٹھنی۔ شراب
 سب اسی درخت کے کسی نہ کسی جز سے بناتے ہیں
 ہاتھی جو سب جانوروں میں زیادہ بگڑتی ہے۔ اسی
 ٹاپو سے پکا کپڑو نیا ہر کے پاؤں شاہوں کے سواری کے

کے پہنچا جاتا ہے۔

باشندے



اسٹاپوین دو قوم زمانہ قدیم میں بستی تھیں ایک کا نام راج ہے۔ دوسرے کا نام ناگ۔ مگر ان دونوں قوموں کے ملجانے سے ایک نئی قوم پیدا ہوئی جو اب تک وہاں کے جنگلوں اور پہاڑوں میں رہتی ہے اور وید کہلاتی ہے۔ یہ لوگ بالکل وحشی ہیں اور شکار پر گزار کرتے ہیں۔ پانچ سے آگے گنتی نہیں جانتے۔ روپیہ کی کچھ قدر نہیں سمجھتے۔

رسم و رواج و لباس و خوراک وغیرہ

مرد صرف ایک عورت رکھتا ہے۔ مگر ایک عورت
 کئی خاوند ایک ساتھ رکھ سکتی ہے جو بہائی ہوں
 اگر طلاق کے وقت اولاد ہو تو لڑکے مرد کے ساتھ
 اور لڑکیاں عورت کے ساتھ جاتی ہیں۔ اگر مقروض
 قرضہ ادا نہ کر سکے تو ساہوکار اس کا کل مال اور
 اس کو سود عیال و اطفال کے اپنے قبضہ میں
 رکھ سکتا ہے۔ بیمار کو دو واجڑی بوٹیوں کی دیتے
 ہیں۔ ہر قوم کا لباس جداگانہ طرز کا ہوتا ہے۔ عورتیں
 زیور پہنتی ہیں۔ کرسی پر صرف راجہ بیٹھتا ہے۔ عوام
 موڑے پر بیٹھتے ہیں۔ گائی کا گوشت کھانا
 گناہ سمجھتے ہیں۔ چانول کھاتے ہیں

جو تہ موزہ کوئی نہیں پہنتا۔ انگریزی لباس کو ترقی
ہے۔ جو ٹ بہت بولتے ہیں۔ چوری اس ملک میں
نہیں ہوتی۔

زبان و تحریر

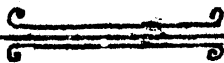
کاغذ کے بجائے تاڑ کے پتوں پر لوہے کے
قلم سے کھراج کر لکھتے ہیں۔ پہراوس پر کویلڈل دیتے
ہیں۔ جس سے حروف سیاہ ہو جاتے ہیں۔ الفاظ
سنسکرت کے ملے ہوئے استعمال ہوتے ہیں۔

جاوا ٹاپو

جزائر ہند مشرقی میں بہت سے ٹاپو
 شامل ہیں۔ یہ سب ملک برہما کے دکن اور لنکا کے
 مشرق میں واقع ہیں ان میں زیادہ مشہور۔ جاوا
 پائی۔ سائرا۔ وغیرہ ہیں مگر یہاں ہم صرف جاوا
 اور پالی کا ذکر کریں گے۔ باقی اور ٹاپون کا بیان دیگر
 جزائر امٹریلیا۔ و دیگر ممالک وغیرہ کے ساتھ حصہ
 ثانی میں اگر وقت اور موقع ملا تو کیا جاوے گا۔
 جاوا۔ اس کی شکل جو کہ دانہ کے موافق ہے
 یہ ٹاپو تو فوراً سا ہے مگر بہت بڑا مشہور ہے۔

سکندر اعظم کے وقت سے بھی پہلے ہندوؤں کا راج تھا۔ اور ہزاروں سال تک رہا۔ پھر تھوڑے دن وہاں اسلامی مذہب پھیلا اور مسلمانانِ عملداری ہوئی۔ اب کچھ عرصہ سے ڈچ قوم کے فرنگیوں کا عمل دخل ہے۔

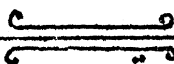
باشندے



بہت سید ہے نیک رحیم جہان نواز سچے۔ مگر کم عقل۔ قومی محبت اور ملکی وفاداری میں ہر شخص جیتتا ہے۔ میلے بہت رہتے ہیں۔ عورتیں قد آورا اور بڑے باعصمت ہوتے ہیں۔ مقدمہ لڑنا یہاں کوئی پسند

پسند نہیں کرتا مجرم اپنے جرم کا خود اقبال کرتا ہے
 اور سخت سزا پاتا ہے۔ علم موسیقی کا بہر شخص شوقین تقابل
 یہی اعلیٰ درجہ کے۔

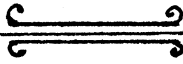
مذہب



نام کے واسطے تو مسلمان ہیں صرف اس قدر کہ
 حضور پینمبر خدا کو پینمبر اور قرآن شریف کو خدا کی کتاب
 جانتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ مگر ان بیرونی باتوں کو
 چھوڑ کر ان کے اندرونی خیالات و قواعد بالکل سنبھلا
 ہیں اپنے تین سرکاری راجندر جی کی اولاد بتاتے ہیں۔
 مور تون کی پوجا کرتے ہیں۔ فقیر سارے نمازیں دہوٹو

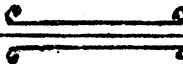
ہنہیں ملیگا۔ خواب۔ شگون۔ جادو۔ منتر کی تاثیر
صحیح مانتے ہیں۔

زبان



دو قسم کے راتج ہیں۔ ایک عام دوسرے علمی۔
عام زبان تو بہت گڑبڑ ہے۔ اس میں سنسکرت۔
چینی۔ فارسی وغیرہ ملی ہوئی ہے۔ مگر علمی زبان جو پڑ
لکھوں کی ہے۔ بالکل سنسکرت کے موافق۔

عمارات



قدیم کھنڈر جو عظیم الشان نفیس۔ باریک کار آمد

عمار تون کی یادگار ہیں۔ گہانس مٹی کے نیچے دبے
پڑے ہیں۔ مکانات پتھر کے ہیں۔

جزیرہ پالے

بہت ہی چوٹا ٹاپو ہے۔ مگر بہت بڑا آباد
وزر خیر۔ باشندہ اس کے اول درجہ کے موزہب
دنیا ہر میں شاید ہی کوئی اور جگہ ایسی ہو جہاں اب تک
خود مختار باقاعدہ ہندو سلطنت مثل اس جزیرہ کے
تایم ہو۔

باشندے

چار قوم کے ہیں۔ برہمن۔ چہتری۔ ویش۔ شودر۔

ایک قوم جو شہر سے باہر رہتی ہے۔ اور ہنگی و چہار کا
کام کرتی ہے وہ چندال کہلاتی ہے۔

زبان و تحریر وغیرہ

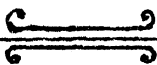
ہر شخص سنسکرت زبان بولتا ہے۔ اور دیوناگری
کتاب ہے۔ تمام قوانین ملکی مذہبی ٹھیک شناسک
سہا سہا۔

رسمیات وغیرہ۔

تہوار و رسمیات مثل ہندوؤں کے ہوتے ہیں
فقیر پھان باکل نظر نہیں آتے۔ راجہ خود مختار ہے
تھکر جات دیوانی و فوجداری باقاعدہ ہیں۔

سزا ستغیث کے ہاتھ سے حکم کے سامنے دولائی
 جاتی ہے۔ چھتری قوم کے لوگ راجہ ہوستے ہیں
 برہمن کی بہت بڑی غرت کیجاتی ہے۔ سستی کی رسم
 جبراً ممنوع ہے۔ بخوشی وطیب خاطر ہو تو ممنوع
 نہیں۔ طلاق کا رواج نہیں۔

آدمی



بہت مضبوط ودلا در ہوتے ہیں۔ کسی سے
 دبتے نہیں۔ شروع میں بہت کم میل جول کرتے ہیں
 مگر میل جول ہونے کے بعد سچے دوست ہوتے ہیں
 راجہ کے وفادار جان نثار ہیں۔ عورتوں کے حقوق

بالکل مردوں کے برابر سمجھے جاتے ہیں۔ انتظام
 ساتھ صدیوں میں منقسم ہے۔ آبادی دس لاکھ کی
 ہے۔ ملک جاوا کے راجہ کو برہمنوں نے بذریعہ
 پیشگوئی بتا دیا تھا کہ چالیس دن کے بعد تہارا راج سلما
 غارت کر دینگے اس لئے اوس نے پہلے اپنے
 بیٹے کو معہ خاندان کے اس ٹاپو میں بھیجا
 تھا جہاں اوس نے راج قابم کیا اور جب مسلمانوں نے
 جاوا فتح کر لیا تب ہی اوس نے اپنے ٹاپو کی خوب
 مردانگی سے حفاظت کی۔ کوئی شخص بغیر اجازت
 راجہ کے ملک سے باہر جانے نہیں پاتا۔ بہیڑ
 گدہا یہاں ہوتا ہی نہیں۔ ہل میں بہنیں لگاتے ہیں

دلنوٹ منجانب مولف (آئندہ اگر وقت اور
 موقع ملا تو حصہ ثانی میں ممالک امریکہ - وروس -
 و مصر - و دیگر اکثر جزایر کے حالات و رسم و
 رواج لکھ کر پیش کئے جائینگے - اس حصہ کو یہاں

پر ختم کیا جاتا ہے فقط

محمد عبد المجید خان کوئیل

مولف مجموعہ مصباح النظائر

التماس - حضرات ناظرین میں نے بجز علم اسکو امکان بہت
 صحت کے ساتھ لکھا ہی تاہم غلطی و سہو بشری ہر شخص کے ساتھ
 لگی ہوئی ہے - اگر نکلے تو تھکوا گاہ کیا جائے -

اطلاع عام۔

زرکی الطبع سر بیع الفہم۔ ذی علم وکیل پنجاب مولوی صاحب
 محمد عبد المجید خان صاحب وکیل ہائیکورٹ سرکار نظام جو
 نواب شرف الدولہ وزیر ملک اودھ کے پوتے ہیں اس طرح
 کہ صاحب موصوف کے والد نواب محمد امین الدین خان صاحب
 نواب شرف الدولہ بہادر حقیقی مامون تھے۔ اور حافظہ
 موصوف نواب ظہیر الدولہ بہادر کے پڑپوتے ہوتے
 ہیں (جو جیسا کہ پیشہ میں عبور و دلچسپی ہے۔ اس سے
 زیادہ تالیف و تصنیف و ترتیب کتب کا شوق اور سہن

کافی ملکہ ہے۔ حافظ صاحب کی تالیف شدہ کتب قانونی
 لئے مثل پیشہ کے بہت کچھ شہرت حاصل کی ہے۔
 صاحب مدوح کا مولفہ مجموعہ مصباح النظر اور مفتاح
 النظر جو مشتمل ہے اکتب قانونی پر ہے اور جو
 سرکار عالی و سرکار انگریزی میں مفید و کارآمد ہے
 جس کا ریویو نمبر ۱۹ اخبارات میں ہوا ہے۔ اور سب
 مجموعہ کی مداح اور قابلیت مولف کے معترف ہیں
 جو چند اخبار اس مادہ میں ہماری نظر سے گزرے
 اس کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔
 مجموعہ مذکور کی مندرجہ ۹ کتب اس نقشہ کے موافق
 ہیں اور سرکارین میں بکار آمد۔ اور مفید
 ڈائجسٹ و اختصار النظر مال (مولفہ قابل
 دلایق مولف ملک سرکار عالی۔ اس قدر مفید

<p>حوالہ نظامہ متعلقہ دفعات سہ ماہیہ مندرجہ ذیل میں لاپرواہ کلمتہ یعنی انداز پنجاب ریکارڈ ویکی نوٹس اور آبادی کلمتہ ویکی رپورٹ کلمتہ آبادی غیر</p>	<p>خلاصہ مضمون دفعات قانون معاہدہ سرکار نشان (۶) باب ۱۶ ۱۳۱۶</p>	<p>دفعات قانون دفعات قانون دفعات قانون دفعات قانون</p>	<p>دفعات قانون دفعات قانون دفعات قانون دفعات قانون</p>
<p>۱۲ ۱۵۴ ۵ ۳ ۳۶۶ ۱۳ ۴ ۵ ۳۸۱ ۲۵۲ ۲۵ ۷ ۷ ۲ ۱۲ ۱۰۷ ۹۲ ۳ ۱۲ ۸ ۱۹ ۱۳ ۱۱ ۹ ۳۷۳ ۳ ۱۵ ۳</p>	<p>۲۴۲ ۵۱ ۲۵۹ ۲ ۳ ۱۱ ۱۵۹ ۱۴۹ ۱۵۸ ۳ ۲۲ ۵ ۲۰۵ ۳۲۰ ۸ ۲۰ ۵۸۰ ۳۹۰ ۱۱ ۱۳ ۲۵۲ ۶۸۳ ۳ ۹ ۱۶۱ ۳۰۹ ۳ ۱ ۱۶۱ ۳۰۹ ۳ ۱ ۱۶۱ ۳۰۹ ۳ ۱</p>	<p>معاملات بلا بدل باستثناء ذیل کا عدم بین (۱) معاملہ تحریری رجسٹری شدہ بوجہ محبت بریت قرابت قریب ہوا ہو۔ (۲) معاہدہ واسطہ نہی میں تبدیل شدہ ہو</p>	<p>۲۵ ۲۶</p>

دوبکار آمد ثابت ہوئی کہ ادس کی خریداری بطور سرکاری بہت کچھ ہوئی۔ علی ہذا ضابطہ عثمانیہ المعروف قواعد و ضوابط پیشیل و پٹوار بیان مولفہ لایق ذمی علم سرکاری ضرورتوں کے اعتبار سے بکثرت خرید کیا گیا۔ جیسا کہ مراسلہ جات کے جس کا اقتباس بعد علم اپنے درج کرتا ہوں ظاہر ہو گا واقعی حافظ صاحب مدوح الشان کی تالیفات ایسے ہی سفید عام و قابل قدر ہیں کہ جس قدر قدر کی جاوے گا ہے فقط محمد علی الدین حسین اہلکار دفتر مستمدی عدالت دکو تالی: امور عامہ سرکار عالی۔

اقتباس

(۱) نقل مراسلہ اول تعلقہ داری نشان (۲۳) عام۔ نجدت
جمع تحصیلدار صاحبان و ڈو و شیرن انسران ضلع ہذا اہول

مراسلہ سوم تعلقہ ادری نشان (۲۱) نگارش ہے کہ مجاہد
 ضرورت سرکاری جملہ پیش و پٹواریان خریدی کتب مولفہ
 ذی علم و کیم مولوی حافظ عبدالمجید خان صاحب مولف
 مصباح النظائر و مفتاح النظائر کے حکم پابند کئے جاتے
 ہیں۔ آپ اپنی اپنی علاقہ کے جملہ پیش و پٹواریان کو
 ایک ایک نسخہ مولفہ مدوح سے طلب کر کے دیکراؤن کے
 قیمت وصول کر کے مولفہ موصوف کو ایصال کر دیجئے
 (۲) نقل مراسلہ مستمدی صرف خلاص و پیشی خداوندی
 اعلیٰ حضرت نظام نشان (۳۶۷) مورخہ یکم دسمبر ۱۳۲۳
 نجدرت جناب مولوی حافظ محمد عبدالمجید خان صاحب
 وکیل مولفہ مجموعہ مفتاح النظائر و مصباح النظائر
 بوصول یا ودرشت نشان (۶۰) مورخہ ۲۵ اڈر ۱۳۲۳
 ترقیم ہے کہ آپ کی قابل قدر کتاب زبان اردو میں

لکھی گئی ہے۔ چونکہ عموماً دفتر مقدم پٹواریان تنگلی میں
 ہے۔ اگر آپ اس مفید و کارآمد کتاب کو زبان تنگلی
 و مرہٹی میں طبع فرماویریں ٹیٹیل و پٹواری کو حکماً خریدی
 کے لئے لکھا جائیگا۔

مراسلہ سوم تعلقہ داری نشان (۶) موزخہ ۴۴ دے ۲۳
 خدمت تحصیلدار صاحب غربی بوصول مراسلہ نشان
 نگارش ہے کہ کتاب قواعد و ضوابط ٹیٹیل و پٹواری
 مولفہ ذی علم و کمال جناب مولوی حافظ عبدالمجید خان قضا
 مولفہ مجموعہ مصباح النظائر کے نسبت جو ایک نہایت
 بیش بہا اور قابل قدر ہے۔ محکمہ ضلع نے حکماً ٹیٹیل و
 پٹواری کو خریداری کا پابند کیا ہے۔ اور واقعی وہ
 کتاب بھی ایسے قابل اس لئے آپ اپنے تعلقہ کے
 جملہ ٹیٹیل و پٹواریوں کو ایک ایک کتاب دیکر

مقدمہ - خریدی کتب اختصار النظارہ مولفہ مولوی
 حافظہ مولوی محمد عبد المجید خان صاحب وکیل ہائیکورٹ
 بکواب یادداشت نشان (۲۳) مورخہ ۹ رورے
 ۲۳ء نگارش ہے کہ نسخہ تجارت مطلوبہ حکم ہذا
 پہنچے اور تمام وکمال دیکھے گئے۔ واقعی آپ نے
 بہت محنت و قابلیت سے تالیف فرمائی ہیں
 آپ کی قابلیت کی جس قدر قدر کی جائے بجا ہے
 سرکاری ضرورتوں کے نظر کرنے ہر ادنیٰ و اعلیٰ
 اجلاس ابتدائی مال و مرافعہ کے لئے اس کی اہم
 ضرورت ہے۔ میں آپ کی قابل قدر تالیف
 اور آپ کی لیاقت مسلمہ کے نسبت انظار
 خوشنودی کرتا ہوں فقط

۲۳ء

۶۔ نقل مراسلہ سیوم تعلقہ قدارہ نشان مورخہ ۲۸ رورے

مقدمہ اجراء کے حکم مقدم پٹواریان تعلقات ہذا
 خدمت جناب اول تعلقہ ادر صاحب ضلع ہذا کتاب
 متعلقہ پٹیل و پٹواری مولف ذی علم قابل و لائق مولف
 جناب مولوی حافظ محمد عبد المجید خان صاحب کے متعلق
 میں بہت ضروری و نہایت ضروری سمجھتا ہوں کہ
 مقدم پٹواریان تک پہنچانے جاوین۔ اور وہ لوگ
 اس کے مطالب سے آگاہ کئے جاوین۔ سرکار کو بے
 یہہ آسانی ملتی ہے۔ کہ ایسا گروہ عظیم جو آلات انتظام
 ملک ہے کار آمد ہو جاتا ہے۔ پس امید کرتا ہوں کہ
 جناب ضرور اجازت صادر فرمائیں گے کہ قابل دلائل
 مولف مدوح کی مفید و کار آمد تالیف مقدم پٹواری
 حکماً خرید کرین فقط
 کے نقل مرسلہ اول تعلقہ ادری۔ مورخہ ۱۵۔ ۱۱۔ ۱۳۳۳

کے پنجانب مولوی محمد حیدر اول تعلقہ دار ضلع پنجاب
 مولوی حافظ محمد عبد المجید خان صاحب وکیل درجہ
 اول۔ بجواب یادداشت نشان مورخہ ۱۱۲۱
 ۲۲ گزشتہ نگارش ہے کہ دو حصہ اختصار النظائر
 مولفہ آپ کی مطلوبہ محکمہ ہذا وصول ہوئے اور
 تمام وکمال دیکھے گئے۔ واقعی یہ نسخہ جات ہر محکمہ
 مال ابتدائی و مرافقہ کے لئے بہت ہی مفید ہیں۔
 میں آپ کی قابلیت سے ترتیب و تالیف شدہ
 جو آپ نے نہایت قابلیت سے بہت محنت کے ساتھ
 خوش اسلوبی سے حصہ تیار کیا اور دیکھ کر ان حصہ کے متعلق
 اپنی خوشنودی کا اظہار کرتا ہوں۔

نقل مراسلہ دوم تعلقہ دار ضلع ۱۱۲۱
 نشان ضروری۔ مقدمہ خریدی تالیف اختصار النظائر

مولفہ جناب مولوی حافظ محمد عبدالمجید خان صاحب
 وکیل۔ سجدت جناب مولوی حافظ محمد عبدالمجید خان صاحب۔
 وکیل ہائیکورٹ مولف مجموعہ مفتاح النظر بوصول
 مراسلہ محکمہ ضلع نشان عام مورخہ ۱۰ آذر ۱۳۲۳ء بقدر
 مندرجہ عنوان نگارش ہے کہ آپ کے مفید و کارآمد
 قابل قدر تالیف نظر مال کے ہر دو حصص کی خریدی کا
 محکمہ ضلع حکم ہوا ہے۔ جس کی واقعی ہر محکمہ مال کو اہم
 ضرورت ہے سرکاری کاموں میں مدد ملنے کے لئے
 ان حصص کا وجود ہر محکمہ مال کے لئے بہت ہی ضروری
 و اہم ہے۔ جو نہایت قابل قدر ہے براہ کرم دو حصص
 اجلاس ہذا کے لئے بھیج دیجئے۔ رقم صادر محکمہ ہذا سے
 ایصال کرائی جائے گی۔ فقط
 ۹ نقل مراسلہ نشان اول تعلقہ ۱۰ مورخہ ۲۰ آذر
 ۱۳۲۳ء

مقدمہ خریدی اختصار النظار مال پنجاب
 مولوی محمد حیدر اول تعلقدار۔ نجدت جمیع تھیلدار
 صاحبان ڈوٹیرن افسران ضلع ہذا بوصول مراسلہ دفتر
 عالیہ معتمدی صرف خاص پیشی خداوندی نشان ۲۱۹
 و سلسلہ اجرائی مراسلہ محکمہ نشان بکارش ہے کہ
 حصص اختصار النظار مال کے مفید و بکار آمد مویشی
 وجہ سے محکمہ عالیہ موصوفہ سے یہی خریداری حصص
 حکم صادر ہوا ہے اور یہہ ایما ہوا ہے کہ بحوالہ مراسلہ
 محکمہ مدد و مدد خریداری کے لئے دفاتر تحت کو لکھا جاو
 کہ صادر سے خریدے جائیں سرکاری ضرورتوں کے
 لحاظ سے محکمہ ابتدائی و مرفوعہ کے لئے ذی علم و کمال کی
 مولفہ کتب ہر محکمہ مال میں اجلاسوں پر رہنا چاہئے
 اور صادر رقم مولف صاحب کو ایصال ہونا چاہئے

لمحافظ نوید کثیر عالیجناب معتمد صاحب نے خود اپنے دفتر وزیر
وفا تر سخت کے لئے اس کی خریداری کا حکم دیکر مولف کے
حق میں اظہار خوشنودی کیا ہے پس ہر ایک تحصیلدار کے
اجلاس پڑو دستہ جات رہنا چاہئے۔

مفتی نجات محمد عبدالمجید خان صاحب ^{وکیل}

درجہ اول مرسل و نگارش ہے کہ آپ کی محنت و قابل قدر
لیاقت اور عام ہمدردی کے نسبت پہر اظہار خوشنودی
کیا جاتا ہے امید کہ آپ کی قابلیت عوام میں پسندیدہ
ظہور سے دیکھی جائے گی۔ اور دستہ اجلاس
مددگار صاحب مال کے لئے یہ سچو سچو ہے۔

بنا نقل جہاں تک کہ اول تعلقہ اری ضلع اطراف بلوہ
صرف خاص مورثہ۔ اور آذر ۲۳ء کے نشان دہی
عام ۲۳ء کے۔ مقدمہ خریدی یا اختصار النظر مال لفظ

جناب حافظ مولوی عبدالحمید خان صاحب وکیل پنجاب
مولوی محمد حیدر اول تعلقدار ضلع ہزارہ نجات صحیح
تخصیلاً در ضلع ہزارہ و ڈویشترن افسران ضلع ہزارہ -
بمقدمہ مندرجہ عنوان نگارش ہے کہ جناب مولوی
حافظ مولوی عبدالحمید خان صاحب وکیل ہائیکورٹ
مولف مجموعہ مصباح النظر کے حصص اختصار النظام
مال جو نہایت لیاقت و قابلیت سے ترتیب دئے
ہیں وہ محکمہ جات مال کے لئے نہایت مفید ثابت
ہوئی محکمہ ہزارہ و جملہ محکمہ جات تحت کے لئے بلحاظ ضرورت
سرکاری خریدنا منظور کی گئی ہیں۔ ہر محکمہ کو چاہئے
کہ وکیل صاحب مدوح سے ہر دو حصص طلب کر کے
محکمہ ہزارہ میں رکھیں اور صادر سے رقم ہو اگر وہاں -
نئی نجات لایق مولف مرسل و نگارش ہے کہ ایک

سخہ محکمہ ہذا کے اجلاس کے لئے مہربانی فرما کر بھیجتے
 قیمت محکمہ ہذا سے ایصال ہو جائے گی۔

۱۔ نقل مراسلہ محکمہ عالیہ معتمدی صرف خاص و پیشی ^{علی} حضرت

نظام مورخہ ۵ مارچ ۲۳ء نشان ۲۱۹۔ منجانب

رائے مرثیدہ مستقبہ صرف خاص۔ خدمت اول تعلقہ ^{حصہ}

ضلع اطراف بلدہ۔ مقدمہ خریدی اختصار النظر مال

مولفہ جناب مولوی حافظ محمد عبدالحمید خان صاحب کیل

ہائیکورٹ بمقدمہ مندرجہ عنوان نگارش ہے کہ قابل

مولف صاحب نے رسالہ نظر مال کا بہت جامع و جامد

خلاصہ نہایت قابلیت و لیاقت اور کوشش سے نثر

افادہ پہلک مرتب و مدون کیا ہے یہ خلاصہ اگر چیکہ

ظاہر میں صنغیر الحجم ہے مگر معنی میں کثیر المنافع و المطالب کے

معاذ کے بعد اس کے نام کی خوبی اور عام مفید ہونیکا ثبوت

بین طور پر ہوتا ہے۔ سرکاری ضرورتوں کے اعتبار سے
 محکمہ ابتدائی و مرافقہ کے لئے بہت ہی بکار آمد اور مفید
 پایا گیا۔ عام فائدہ کی نظر سے ہر محکمہ مال کو چاہئے کہ اپنے
 اپنے اجلاسوں پر اس خلاصہ کو رکھیں۔ جملہ محکمہ جات
 علاوہ ہذا اس کی خریداری کے بلحاظ اس کی خوبی و فوائد کو
 پابند کئے جاتے ہیں۔ ثنائی سنجیدت جناب مولوی حافظ محمد

عبد المجید خان صاحب دکیں مرسل و نگارش ہے کہ آپ کے
 مفید و قابل قدر تالیف کے متعلق انہما خوشنودی کیا جاتا
 ہے۔ ہر حصہ کے چار چار نسخہ محکمہ ہذا کے مددگار صاحبوں کے
 اجلاسوں کے لئے سوبل قیمت کتب پر ہیڈ کیجئے۔ رقم
 ایصال کر دی جائے گی۔ فقط

۱۳۲۳ھ

نقل مراسلہ نشان اول تعلقہ دارمی ضلع بیدر مورخہ ۲۶/۴/۲۷
 سنجاب مولوی محمد رحیم الدین خان اول تعلقہ دار ضلع بیدر

خدمت جناب حافظ محمد عبدالعجید خان صاحب وکیل درجہ
 اول و مولف مجموعہ صباح النظائر مال و ضیاء عثمانیہ
 وغیرہ مقصد صحت خریدی اختصار النظائر مال بمقدور
 مندرجہ عنوان نگارش ہے کہ آپ کی مرتبہ و مرسلہ دوپٹے
 دیکھے گئے۔ لاریب و فائز ابتدائی و محکمہ جات مرا فوج کے
 لئے بشیک سفید ثابت ہوتے ہیں۔ صد و فیصلہ مقدّمات
 مالی سن ادا کے ملاحظہ سے مجید سہولت ہوگی۔ آپ کی
 محنت ضرور قابل قدر ہے۔ بین زر و ضلع میں ان سائلوں
 کے خریدنے کے لئے حکم دیدیا ہے۔ ان دو حصوں کے
 سلسلہ میں جو حصص اور ضلع فرمائے گا وہ بھی ارسال فرما کر
 قیمت طلب فرمایا گیا۔ ان ہر دو حصوں کی قیمت ہم
 ذریعہ منی آرڈر مرسل ہے وصول سے ایما فرمائے۔
 ایک ایک تفری خدمت عودم تقدیر صاحبان متعقرو

اور گیر و گوہر و تحصیلدار صاحبان تعلقات ضلع نڈ امرسل اور
 قلمی ہے کہ مولوی محمد عبدالمجید خان صاحب وکیل درجہ اول
 مولف مصباح النظائر وغیرہ نے اختصار النظائر مال کے نام سے
 جو حصص مرتب کر کے بھیجے ہیں یہ بے حد کار آمد ہیں۔ ان
 کے معاینہ سے مالی مقدمات کے انفصال میں بچید مدد مل سکتی
 اور نہایت سہولت حاصل ہوگی۔ اس لئے ضرور ہے کہ
 یہ حصص صادر سے خرید کئے جائیں۔ آپ مولف مدوح
 بالاراستہ حصص طلب کر کے قیمت صادر سے ایصال کر دے
 مراسلہ نشان مورخہ ۱۲ بہمن ۱۳۲۳ء - پنجاب میرٹون علی
 تحصیلدار تعلقہ شرقی - نجدت جناب حافظ مولوی محمد
 عبدالمجید خان صاحب وکیل درجہ اول - پوصول مراسلہ

محکمہ ضلع نشان ۲۳ و ڈویژن انسر نشان واقع ۳۰ مہ
 آڈر ۲۳ ف ۱۸ دے سلف بمقدمہ خریدی تو عدد
 وضوابط نگارش ہے کہ آپ کی مولفہ مفید و کار آمد
 کتاب ضوابط عثمانیہ متعلق ٹیل و پٹواریان کے لئے ضلع
 و ڈویژن سے احکام صادر ہوئے ہیں کہ حکماً مقدم
 پٹواریون کو دیکر قیمت آپ کو ایصال کی جائے۔
 حقیقت میں کتاب اسی قابل ہے۔ ووقعی آپ نے
 نہایت قابلیت اور فرات سے مرتب کی ہے
 بلحاظ فوائد و ضرورت سرکاری ہر دفتر مالی و کوٹوالی
 ٹیل و پٹواری میں آپ کی مولفہ کتاب کار ہتا جس سرکار
 ٹیل و پٹواری نہایت کار آمد ہے۔ بلحاظ فوائد کثیرہ

مقدم پٹوار یون کو خود کتاب ہذا کے خریدنے کا
 شوق ہے اور لطیب خاطر خریدنے پر آمادہ ہیں
 تعلقہ ہذا کے لئے (۵۰۰) نسخوں کی ضرورت ہے
 براہ مہربانی (۵۰۰) نسخہ بھیج دیجئے۔ اور اس مقدار
 میں کچھ کمی ہو تو سر دست جس قدر موجود ہوں پہلے
 اس تعلقہ کیلئے بچھلت عجمیہ روانہ فرمائے جس نسخہ جاتا
 جس وقت وصول ہوں گے قیمت فوری وصول
 کر کے ایصال کی جائے گی وغیرہ۔

نشان واقع ۱۲ ابرہین ۱۳۲۳ء منجانب میرٹھ
 تحصیلدار رنجیت شریف جناب مولوی حافظ محمد
 عبدالمجید صاحب وکیل درجہ اولیٰ بوصول مراسلات

صاحب ضلع نشان ۴ و ۵ بجو الامر اسلہ حکمہ عالیہ معتمدی

نشان ۲۱۹ دربارہ خریدی اختصار التظار مال

نگار ش ہے کہ آپ کے مفید و قابل قدر تالیف کے لئے

خریدنے کا حکم آیا ہے۔ حقیقت میں آپ نے نہایت

قابلیت سے اس ضرورت کو پورا کیا جو عرصہ سے

محسوس ہو رہی تھی۔ آپ کی مفید عام تالیف کا

باعث ہے کہ ضلع و محکمہ عالیہ معتمدی سے خریدنے

کے سوا اظہار خوشنودی یہی کیا گیا ہے۔ برہمہ پانی

اجلاس محکمہ ہذا کے لئے دو نسخہ قیمتی علیہ مرحمت فرمائیں

اقتباس اخبارات

جو میری نظر سے گزرے بجا الہ تاریخ نمبر اور صفحہ

اخبار شمشیر قلم ۲۸ نومبر ۱۹۱۳ء مفتاح النظار نمبر ۳۲

۹۔ مالِ جناب مولوی حافظ محمد عبد المجید خان صاحب وکیل

درجہ اول کی مولفہ ہیں۔ اسکی خوبیاں اور فوائد وہی

جان سکتے ہیں جو اس کو ملاحظہ کریں و کلام و مقنن کہتے

ہیں کہ اس سے بہتر اور کوئی کتاب نظر نہیں آئی

واقعی یہ مجموعہ اپنا آپ نظیر ہے۔

(۱) مشیر و کن جلد ۲۶ نمبر ۱۳ مطبوعہ ۲۵ جون ۱۹۱۱ء
 صفحہ ۴۴ مجموعہ مصباح النظائر کی مفید و عمدہ ہونے کی
 نسبت مولوی محی الدین خان صاحب ناظم سمیت نے
 جن کی قابلیت قانونی و علمی مسلمہ ہے جو مراسلہ نشان
 ۱۳۲۰ء ہائیکورٹ لکھا ہے جس میں دو
 صفحوں میں اس قابل قدر مجموعہ کی تعریف لکھا تھا
 سمیت کے واسطے خریداری کی اجازت چاہی ہے
 مجموعہ تو اس قابل ہے کہ ملک کے کل عدالتوں میں
 یہی رہے تاکل عدالتیں قابل ولایت مولف مولوی
 حافظ محمد عبد المجید خان صاحب کی اعلیٰ قابلیت سے
 استفادہ حاصل کر سکیں۔ یہ مجموعہ بہت مفید

دکار آمد ہے جس کا اعتراف ہمیں کو نہیں بلکہ متعدد
 کثرت اخبارات مثل منجبر - کرزن - وطن - کوئٹہ
 البشیر - پیسہ - زمیندار - مشرق - وقت -
 نظائین - پنجہ فولاد - و سرمہ روزگار - وغیرہ اسکے
 کار آمد اور مولف کی قابلیت کے مداح ہیں -

(۲) مشیر دکن جلد ۲۶ نمبر ۱۴ جولائی ۱۹۱۱ء

قابل ذمی علم کی الطبع سریع الفہم مولف محبوب مصباح
 النظر

کی محنت و قابلیت کی داد ملے - اس مجموعہ کے وجود

سے وہ کمی پوری ہوئی جو عرصے سے محسوس ہو رہی

تھی - وکلار و حکام قانون وان توہر کنہر پبلک سین

حکوزہ اس قانونی مدوق ہے وہ مجموعہ کا بی مداح

نظر آتا ہے۔ اڈیٹر ان اخبارات ریویو پر ریویو
 کر رہے ہیں۔ چنانچہ ۱۳۴۷ء۔ اخبار ریویو کو چکے ہیں
 بعض کے نام اہم پرچہ نمبر ۳۳۱ میں تباہ چکے ہیں۔ مجلس
 عالیہ ہائی کورٹ نے ذریعہ ارسال نشان ۸۵۳۸ گو
 ۱۳۲۱ء میں ملک کی کل عدالتوں کے لئے خریدنے کا
 حکم دیا۔ مگر یہ معاملہ کافی محنت و جانفشانی لاتی ہوئی
 صاحب نہیں سرکار کی قدر دانی کا مقضاتو یہ بتا
 کہ اہتمام دیکر حوصلہ افزائی کی ہوتی۔ مجموعہ مقبول عام
 (۳) سرتہ روزگار اگر مطبوعہ یکم جون ۱۳۴۷ء
 جناب مولوی حافظ محمد علی مجید خان صاحب وکیل ہائیکورٹ
 نے مجموعہ مصباح النظر نہایت خوبی و لیاقت سے ترتیب دیا

واقعی یہ کہ کتاب ایک نئی طرز کی کتاب ہے جو حکامان
عدالت و پولیس و کلاں کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے
وغیرہ پیشہ اخبار مطبوعہ ۲۲۲ء سے ۱۹۱۱ء مفتاحِ انظار
مولف حافظ محمد عبدالمجید خان صاحب وکیل ہائیکورٹ
کی مولفہ ہے۔ قانونی مباحث سے دلچسپی رکھنے والے
حضرات کے لئے از بس مفید ہے۔ اور قانونی مباحث
کے لئے بہت کارآمد ہے وغیرہ۔

(۵) مخبر و کن مدر اس مطبوعہ ۲۲۲ء سے ۱۹۱۱ء مجموعہ
مصباح النظار نہایت جامع و مستفی ہے قانون دان
حضرات کے وقت میں اس قدر گنجائش نہیں ہوتی
کہ وہ زخیم سے زخیم رپورٹوں کی ورتی گردانی کیا

کرین۔ جناب مولوی حافظ محمد عبدالمجید خان صاحب
 وکیل درجہ اول فی الواقع شکر یہ کہ مستحق ہیں جن
 نے اس قسم کی تالیفات کا سلسلہ جاری کر دیا ہے
 حکام سرکاری و اراکین طبقہ دکلاؤ کو اس مجموعہ سے
 کافی امداد ملے گی وغیرہ۔

سرمد روزگار اگر مطبوعہ یکم اگست ۱۹۱۱ء صفحہ ۹

وقت عزیز کو بجا اصراف سے محفوظ رکھنے کے لئے

ذی علم لائق وکیل جناب مولوی حافظ محمد عبدالمجید خان
 نے جو نہایت قابل اور تجربہ کار شریف الخاندان

وزارت ملک اودہ کے رکن ہیں اپنی قابلیت و

تجربہ ۶ سالہ کے اعتبار سے ہم اکتابین قانونی نہایت

خوبی سے ترتیب دی اہلین جو سرکار عالی و سرکار انگریزی
 میں بہت مفید ہیں ان کتب کے وجود سے متدل
 کو عند الاستدلال بلا برداشت مزید رحمت
 ایک نظر میں قانیہ حاصل کرنا نہایت آسان ہو گیا
 بیشک آپ کے مولف کتب قطعاً اور آپ کی لیاقت تعیناً
 قابل قدر ہے وغیرہ۔

(۷) مخبر و کن مطبوعہ ۸۷۷ء ۱۹۱۲ء صفحہ ۸ جناب
 مولوی حافظ عبدالمجید خان صاحب و کیل درجول
 مولف مجموعہ مصباح النظائر جن کی قابلیت قانونی
 اور تجربہ فراتی و اعزاز خاندانی کی تشریح و توضیح ایک
 دو بار نہیں بلکہ دس سے زائد مرتبہ اخبار دن میں شل سر
 روزگار

اگرہ کے پرجات یکم و ۱۵ جون ۱۹۱۱ء و یکم اگست و ۱۶
 و ۲۴ اپریل و یکم مئی ۱۹۱۱ء دطن و پیدہ اخبار وغیرہ
 میں ہو چکی ہے آپ کو اس موقع پر کہ اکثر جاہل ادین
 تقرر طلب ہیں کوئی خدمت جو اون کی قابلیت کے
 متقاضی ہو ملنا چاہیے وغیرہ -

(۸) سرمد روزگار اگر ۲۴ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۲ جبکہ
 شش مجوں کا تقرر پیش ہے تو بہت یہی ہے کہ قابل و
 لایق صدر منصفوں کا شش مجوں پر اور صدر منصفی
 لاین و کیل مولوی حافظ محمد عبدالمجید خان صاحب کا تقرر
 بحق سرکار مفید ہوگا۔ وغیرہ

(۹) نظامی مدراس مطبوعہ ۱۹ جون ۱۹۱۲ء نمبر ۱۴

صفحہ ۳ پر چید شیر دکن مطبوعہ ۲۹ جون ۱۹۱۱ء و دیگر
 اخبارات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مجموعہ
 مصباح النظر کار یو یو (۱۹۴) اخبارات نے کیا ہے
 بینظیر مجموعہ ہے اسی قابل کہ جو دیکھے دسنے قدر کرے۔ قابل
 و لائق ذمی علم و کمال مولف موصوف کی محنت و لیاقت
 کا اتقنا یہی ہے کہ جو ہو رہا ہے چنانچہ جہاں اخبارات نے
 رپو یو کرتے ہوئے مولف کی قابلیت قانونی اور وجاہت
 خاندانی کی تعریف یہی کی ہے۔

(۱۰) نظامی مدراس مطبوعہ ۲۲ مارچ ۱۹۱۳ء صفحہ ۵

جناب مولوی حافظ محمد عبدالحمید خان صاحب وکیل و جج
 اول جن کی قابلیت قانونی و علمی کسی مزید شہرت کی محتاج

نہیں ہے۔ اور نہ لائق وکیل صاحب کی اعلیٰ خاندانی
 شرافت لائق تشہیر ہے۔ ذی علم وکیل کو قطعہ نظر پیشہ میں
 دلچسپی و مہارت حاصل ہونے کے تالیف و تصنیف کا ہی
 از حد شوق ہے۔ چنانچہ اس وقت تک تقریباً ۹ کتب
 ذکی الطبع وکیل کی مولفہ و مرتبہ موجود ہیں جن میں ۷ کتب
 قانونی ہیں۔ سرلیج الفہم وکیل کی مولفہ کتب قانونی کا ریویو
 بکرات و مہرات بکثرت اخبار دن میں بقبول شیردگن
 مطبوعہ ۲۵ جون ۱۹۳۴ء بمبرم ۱۳۵۴ (۱۳۶۴) اخبار و نہیں
 ہو چکا ہے اور سب اخبار کتب مولفہ و مقابل وکیل کی عمدہ
 لیاقت کی مداح سرائی میں ہم زبان ہیں۔ اخبارات کے
 علاوہ اکثر و بیشتر رسالجات و کتب میں بھی حافظ صاحب کی

مولفہ کتب کے چرچے اور تعریف دیکھنے میں آئے۔
 اخبارات و رسالہ جات کے دیکھنے سے یہ بھی معلوم ہوا
 کہ حافظ صاحب خاندان وزارت ملک اودھ سے ہیں وغیر
 (۱۱) ششیر قلم نمبر ۱۵ مطبوعہ نومبر ۱۹۱۳ء و مہینہ ازیاب
 مولوی حافظ محمد عبدالمجید خان صاحب وکیل درجہ اول
 ریاست حیدرآباد کے اعلیٰ درجہ کے وکیل اور فاضل
 اہل ہین آپ کی قانونی لیاقت کا شہرہ تمام
 ہندوستان میں ہے۔ آپ نے ۴ قانونی کتابیں لکھی ہیں
 جس سے اس فن میں آپ کی لائٹانی لیاقت ظاہر ہوئی
 ہے۔ آپ کی مولفہ کتابیں دیکھنے کے قابل ہیں۔ جسکو ذی
 علم مصنف صاحب نے بڑی عرق ریزی سے تالیف و ترتیب

جو بہت مفید و بکار آمد ہیں -

نوٹ - مولوی حافظ محمد عبد المجید خان صاحب
دکین کے مولفہ کتب کے متعلق جو کارروائی ریاست بہوپال
سے چلی اوس آخری مراسلہ حسب ذیل ہے -

(۱۲) نقل مراسلہ نمبر ۳۹۵ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء

منجانب منشی اودہ نراین بسریا پی ای چیف سکریٹری
فرمانروائے بہوپال - خدمت جناب منشی حافظ محمد
عبد المجید خان صاحب دکین ہائیکورٹ نظام بحوالہ آپ کے
مراسلہ مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۱۳ء حسب الہدایت حضور ہائیکورٹ
فرمانروائے بہوپال نگارش ہے کہ دربار کو یہ قیمت
کتب لینا منظور نہیں ہے - وغیرہ

(۱۳) اخبار وقت مطبوعہ اپریل ۱۹۱۱ء ص ۱۱

کو قابل و لائق تجربہ کار وکیل ریاست سرکار نظام نے
اس خوبی و عمدگی سے تالیف کیا ہے کہ یہ مجموعہ جوشتمل

۱۰ کتب پر ہے سرکارین میں بہت مفید و کارآمد ہے

ان کتب کے مطالعہ سے قطع نظر قانونی قابلیت میں وسعت

ہونے کے بظاہر کافی عبور ہو جائے گا۔ ذی علم مولف

کی قابلیت و محنت قطعی قابل تحسین ہے۔

(۱۴) اخبار پنجہ فولاد ۱۳۱۱ء ص ۱۹

جو لائق وکیل ریاست نظام کا مولف ہے ریاست مذکور

اور کل رنڈیا میں ونگلار و حکاموں کے لئے مفید ہے

جناب مولوی محمد علی صاحب مولف صاحب

قابلیت و محنت کی جس قدر تعریف کی جائے بجا ہے۔
 ادن کا یہ احسان قابل فراموشی نہیں ہے اس مجموعہ کو
 ہاتھوں ہاتھ خریدنا چاہیے۔

(۱۵) اخبار وقت مطبوعہ جنوری ۱۹۱۲ء مولف صاحب
 مجموعہ مفتاح النظائر و مصباح النظائر کی قابلیت قانونی اور
 پیشہ میں دیانت داری کے ساتھ دلچسپی خصوصاً تالیف و تہذیب
 میں ملکہ و دستگاہ کافی کی بہت شہرت ہے۔ اور پشہور
 مقامی اخبارات ہی میں نہیں بلکہ مالک انڈیا وغیرہ میں بھی
 ہے البتہ لایق مولف صاحب کی اکثر تالیف شدہ کتب
 ہمارے دیکھنے میں بھی آئیں۔ اوس سے ہم یقین کرتے
 ہیں کہ بیک قابل ہیں اور پیشہ کے متعلق مقدمہ راجہ

بہگوان ادا سس و پیاری بیگم جو اکثر اخبارات میں طبع ہوا
 اوس کے دیکھنے سے یقین ہوتا ہے۔ خصوصاً پرچہ سرمد اور گ
 اگر ہ موزعہ ۱۵ جون ۱۹۱۱ء صفحہ ۷ کے مندرجہ حالات
 یقینی طور پر بلا خوف تر ویدیکہا جاسکتا ہے کہ دیانت دار
 اور پیشہ متعلقہ میں بہت ہوشیار ہیں۔

(۱۶) اخبار نقذی مدراس جلد ۹ نمبر ۲۲۱۰ مارچ ۱۹۱۲ء

صفحہ ۵ مولوی حافظ محمد عبدالمجید خان صاحب وکیل مدنی

اول جن کی قابلیت قانونی و علمی کسی مزید شہرت کی محتاج

تہین ہے اور نہ لایق وکیل صاحب کی اعلیٰ خاندانی و

شرافت ذاتی و صفائی لائق تشہیر ہے ذی علم وکیل کو نظر

پیشہ میں دلچسپی و مہارت تامہ حاصل ہونے کے تالیف

و تصنیف کا یہی از حد شوق ہے۔ چنانچہ اس وقت ۱۹

کتابیں زرکی الطبع وکیل کی مولفہ و مرتبہ موجود ہیں جس میں

یہ اکتب قانونی ہیں۔ سرلیع الفہم وکیل کی مولفہ کتب

قانونی کا ریویو کی کبریات و مرآت بکثرت اخباروں میں

بقبول اخبار مشیر و کن مطبوعہ ۲۵ جون ۱۹۱۱ء جلد ۲۶

نمبر ۲۳۱ و پیرچہ مطبوعہ ۲۲ جولائی ۱۹۱۱ء نمبر ۱۲

(۱۳۴) اخباروں میں ہو چکا ہے۔ اور سب اخبار

کتب مولفہ و قابل وکیل کی عمدہ لیاقت و مدح سرائی

میں ہم زبان میں اخبارات کے علاوہ اکثر و بیشتر رسالجات

و کتب میں بھی حافظ صاحب کی مولفہ کتب کے چرچے

اور تعریف دیکھنے میں آتی ہے وغیرہ۔

نوٹ۔ اکثر کتب قانونی مولفہ حافظ صاحب پر جو
 تقاریط حکاموں کی ہیں اس کا اقتباس حسب ذیل ہے۔
 (۱) قابل ولایت نوع عمر تجربہ کار و کیل درجہ اول لئے جس
 شاقہ سے اس کتاب کو ترتیب دیا ہے وہ بیحد قابل تحسین
 و لائق تعریف ہے کہ متدل عند الاستدلال بلا بدشت
 مرید رحمت اقسام اول سے ایک نظر میں تائید حاصل
 کر سکتا ہے جن کا عند الحاجات متفرق قوانین و کتب
 نظر کی ورق گردانی کے بعد یہی احاطہ کرتا دشوار تھا
 ہایت سہل ہو گیا۔ الحق یہہ خلاصہ بحق ناظرین جام بہان
 و آئینہ سکندری کا حکم کہتا ہے۔ وغیرہ۔ شرح خط محمد النور خان
 ناظم فوجداری و کوٹوالی و اول تعلقدار۔

جناب مولوی حافظ محمد عبدالمجید خان صاحب وکیل درجہ
 اول جن کا ہم متعلق امور ات قانونی نہایت سنجیدہ ہے
 اور نظر عین وقت نظر حاصل ہے اور جو نہایت
 خرم و احتیاط اور قابلیت سے ۲۲ برس سے پیشہ وکالت
 کو دیانت سے انجام دے رہے ہیں اس مفید کتاب کو بھی
 نئی طرز پر تالیف کیا ہے۔ جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے
 ہرگز ایسے قابل قدر ہے۔ شہرہ تخط میر غلام جالبٹ مجسٹریٹ
 (۳) جناب مولوی حافظ محمد عبدالمجید خان صاحب وکیل
 جن کی قابلیت اور تجربہ دیرینہ مزید شہرت کا محتاج نہیں
 اور جو اپنے پیشہ کو ۲۲ سال سے نہایت قابلیت و دیانت
 اور نام آوری کے ساتھ انجام دیر رہے ہیں یہ ایک ایسا

مضمون تلاش کیا ہے جو اس وقت تک کسی کے ذہن میں
 وارد نہیں ہوا تھا درحقیقت یہہ کاغذ اون کی طبع برسا کی حصہ
 میں تھا یہہ کام حافظ صاحب موصوف کی ایک عظیم زایل
 یادگار ہے وغیرہ۔ شرحہ تخطیبہ جعفر حسین محبٹر بیٹا راجول
 (۴) اس مفید کتاب کی قدر پیک جس قدر کرے وہ شیا
 ہے مرتب کنندہ کی قابلیت و بیدار مغزی اور محنت واقعی
 قابل تحسین اور لائق قدر ہے۔ اس جامع و مفید کتاب کو
 میں بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں مولوی حافظ محمد
 عبدالمجید خان صاحب جن کی قابلیت اور تجربہ ویرینہ
 اور پیشہ میں احتیاط مشہور ہے۔ اون کی مولفہ یہہ
 کتاب ہے جو بلحاظ اپنی نوعیت کے مقبول بہ خاص و عام

ہوگی وغیرہ۔ شرح خط محرم رحیم الدین خان مجسٹریٹ ضلع واول

تعلق دار۔

المشہد

محمد جمال الدین حسین ہیکار وقت مستعدی عدالت وکراچی ڈاکٹر

کتاب مولفہ جناب مولوی نواب حافظ محمد ہیکار صاحب

ولد نواب محمد امین الدین خان صاحب جن مغزوہ مستر محمد ہیکار
کے نام سے مندرج ہیں اور ان کی منظوری کی عبارت کا اقتباس

(۱) مفتاح النظائر نمبر ۸۰ مولفہ جناب مولوی حافظ

محمد عبدالحمید خان صاحب وکیل ہائیکورٹ کو میں نے دیکھا

فی الواقع مولف صاحب کے اس کتاب کی تالیف میں فرقت

و فراست سے کمال عرق ریزی و محنت شاقہ فرمائی
 فی الحقیقت عدیم النظر کو عموماً اور وکلار کے لئے خصوصاً
 نہایت مفید و کار آمد اور سولف صاحب کی اعلیٰ ^{وقت} لیا
 و قابلیت قانونی کا بین ثبوت ہے عالیجناب نواب
 سالار جنگ بہادر دام اقبال نے براہ قدر انفرانی اس
 کتاب کو حسب خواہش سولف صاحب اپنے نام سے
 منوب و معنون کرنا منظور فرمایا ہے شرح تخط لکھنؤ پرنس
 (۲) مصباح النظر نمبر ۱۲ اس کتاب سے وہ کمی
 پوری ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے جو عرصہ سے
 محسوس ہو رہی تھی میں اس کتاب کو اپنے نام سے
 معنون کئے جانے کی عزت کی قدر کرتا ہوں آپکا ^{دق}

نہایت قابلیت اور ذکاوت و فراست سے
 کتاب ہذا کو تالیف کر کے مجھہ ناچیز کے نام سے
 معنون کرنا چاہا ہے۔ جس کو میں بہت فخر کے
 ساتھ قبول کرتا ہوں۔ شمر حدیث الخط التائیر شاہ ناظم

۴

مصنف

حضرات ناظرین قابلیت علمی ایک ایسا

جو سہرے ہے کہ جس کا حد و حساب نہیں ہے۔ اور اسکی

تعریف و توصیف اعماطہ تحریر سے باہر ہے۔ جناب

نواب مولوی محمد عبدالمجید خان صاحب وکیل درجہ

اول کی قابلیت علمی و قانونی ایسی ہے جس کا تحریر کرنا

محال ہے۔ جناب مدوح نے پہلے نکات قانونی
 عدالت دیوانی و قہقاری کے حل کرنے کی طرف
 توجہ فرمائی۔ اور مجموعہ مصباح النظائر و مفتاح النظائر
 کے طرز و ترکیب سے تالیف کیا جو نہ صرف ملک
 سرکار عالی میں بکار آمد ثابت ہوا بلکہ ممالک انڈیا
 وغیرہ میں بھی سفید مانا گیا جس کی خوبی اور
 سود مندی کا اندازہ یا تو دیکھنے سے مجموعہ کے
 یا اخبارات کے ارالملاحظہ کرنے سے ہو پورا ہو سکتا
 ہے۔ بعد ازاں جناب مدوح الصدر کا خیال نظر مال
 کی طرف مائل ہوا تو ایسا جامع و حاوی خلاصہ مرتب
 کیا کہ سرکاری طور پر بہت کچھ اوس کی قدر کی گئی

اور بہ ضرورت سرکاری حصص مذکور خریدے گئے
 اور نہایت بکار آمد ثابت ہوئے۔ پھر ضابطہ
 عثمانیہ جو متعلق بہ احکام قواعد و ضوابط منشرہ مقدم
 پٹواریان ہے۔ اس کی طرف جہکے تو ایسا تالیف
 و ترتیب فرمایا کہ باید و شاید۔ چنانچہ بلحاظ قواعد کثیرہ
 علاقہ صرف خاص کے جملہ مقدم و پٹواریان جن کی
 تعداد تقریباً گیسٹج پندرہ سو سے کم نہ ہوگی بلحاظ
 ضرورت سرکاری حکماً خریدنے کے پابند کئے گئے
 اب ملک غیر کی طرز معاشرت و طریقہ تمدن کی تالیف
 کی طرف توجہ فرمائی تو وہ لاجواب تصنیف کی۔ غرض کہ حسب
 معزکی فراست و قابلیت اور ذکاوت و سمجھ دانی کی حقیقت

تعریف کی جائے بجا نہیں۔ میرے بڑے شفیق مخزن
 دوست مولوی محمد حنی الدین حسین صاحب اہلکار
 رفر معتمدی عدالت دکو توالی دامور عامہ سرکار عالی
 نے کتاب ہذا کو دیگر تالیفات مولف موصوف کے
 متعلق جو قدر شناس اہل الرائے و حکام ذوی اللایم
 نے قدر فرما کر تقاریر و رو بجات تحریر فرمائے
 اور اڈیٹران اخبارات ملک سرکار عالی و مالک
 غیر نے ریویو کئے۔ اون کا اقتباس کتاب سیرین
 پر طبع فرمانے کا قصد کر کے جناب حافظ صاحب مدح
 کو مجبور کیا کہ اجازت دین مگر حافظ صاحب کی سیطر
 پر منظور نہیں فرماتے تھے۔ لیکن چونکہ اس تاخیر کو

جناب مولف حدود کی خدمت میں خاص ملاقات
 و مراسم کا فخر حاصل ہے۔ گو میں کیا اور میرا سروضہ
 کیا۔ لیکن جناب حدود نے مروت فطرتی سے
 میرے سروضہ کو قبول فرما کر اہلکار صاحب موصوفہ
 کو اقتباسات وغیرہ طبع کرانے کی اجازت فرمائی۔

جس کا میں تہ دل سے شکر گزار ہوں فقط
 ملت اسلامیہ محمد امیر حسین وکیل اول مولوی حافظ محمد
 عبدالغفور صاحب مرحوم سابق ناظم و جوائنٹ
 موبٹریٹ ضلع نانڈیٹر ملک سرکار عالی :-

مولف صاحب مغز کی ملازمت کے نسبت بہت

کچھ کارروائی چلی۔ جس قدر کارروائی منجوبہ ہوتی
ہوئی اوسکا اظہار کیا جاتا ہے۔

(۱) نقل رو بکار نشان (۸۸۰) محکمہ سرکار عالی ^{تقدیر} عدالت

کو تو الی و امور عامہ مورخہ ۱۸ ابراردی بہشت

از طرف مولوی عزیز مرزا بی۔ اے منضم مقدمہ سرکار عالی

مخدمت معتبر صاحب مجلس عالیہ عدالت سررشتہ ^{تقدیر} نشطائی

تقتیر حافظ محمد عبدالحمید خان وکیل۔ بجواب مراسلہ

آن مجلس نشان (۱۹۹۱) مورخہ ۳ فروردی ^{تقدیر} ۱۳۰۸

ننگار شہ ہے کہ یہ کون شخص ہیں ان کی خاندانی حالت

کیا ہے اور متوطن کس ملک کے ہیں بصراحت اطلاع

دی جائے۔ شرحہ دستخط۔ بالہند مددگار

نقل مر اسلہ مجلس عالیہ عدالت نشان ۹۹۹۶ مورخہ +
 سفارش حافظ محمد عبدالمجید خان وکیل بھدہ مددگار می آ
 سالار خبگ بہادر۔ (نشان روبکار ۱۳۰۷) تاریخ روبکار
 ۱۵۱۱ سفندار ششہ (۱۳۰۸) حسب الحکم عدالت عالیہ۔ بخدمت
 مددگار صاحب عدالت ضلع اطراف بلدہ۔ نقل روبکار
 محکمہ سرکار عالی صیغہ عدالت نمبر ۸۸۰ مورخہ ۱۳۰۸ اردنی
 شرف بہیکہ لکھا جاتا ہے کہ امور مستفسرہ محکمہ
 سرکار کی نسبت قبل ختم اردنی بہشت ۱۳۰۸ ف
 جواب ادا کیا جائے۔ آپ کے دفتر سے جو مرسلات
 ہوئی ہے اوس بالعموم سہراحت سررشتہ وصیغہ
 و نشان مثل عدالت عالیہ کی نہیں کی جاتی ہے رہا یہ

خیال سررشتہ کو متنبہ کی جائے کہ حتی الامکان مراعات
ان امور کا خیال بالعوام کیا کریں تاکہ کارروائی سررشتہ
میں سہولت ہو اور عجلت کے ساتھ کام چلے فقط۔
شرح دستخط۔ عبدالکریم مددگار۔

نشان ۳۰۳۰۲۳ واقع ۹ ابر اسفند ۱۳۲۸ شرف نیوانب
مولوی سید محمد انور خان رضوی اول تعلق دار ضلع اطرا
و ناظم دیوانی۔ خدمت مولوی محمد عزیز مرزا صاحب
بی۔ اے منصر مقدم عدالت و کو توالی و امور عامہ۔
فقہ مدہ۔ درخواست مولوی حافظ محمد عبدالحمید جا
وکیل نسبت ماموری خود برہ خدمت مددگاری اسٹیٹ
اسٹیٹ سالار جنگی۔ تفریل اصل عرضی مولوی حافظ

محمد عبد المجید خان صاحب وکیل درجہ دوم گذارش
 ہے کہ عرضی گزار تخمیناً سات آٹھ سال سے عدالت
 ضلع اور صیغہ مال و کو تو الی مین پیشہ و کالت کو
 انجام دیر ہے مین چنانچہ بمباینہ و کارروائی پسند
 کے ان کی سفارش مددگار صاحب عدالت ضلع ہڈا
 کی جن محکمہ کو تو الی مین بعدہ کورٹ انسپکٹری
 فریجہ مراسلہ واقع نشان تحریک بھی گئی اس وقت
 چونکہ خدمت مددگاری اسٹیٹ سالار جنگی مامور طلب
 اور سائل بلحاظ لیاقت و کارروائی بہ تجربہ ذاتی کے
 اس خدمت کے انجام دہی کے مستوجب ہیں اس ناظم کو
 جہاں تک تجربہ ہے ان کی کالہ گذاری شایستہ و پائیدار

دہشیا ری پر محمول ہے لہذا بلا حبطہ ان کے لیاقت کے
 اگر خدمت مذکورہ پر اذن کا انتخاب فرمایا جائے اور
 اس پر مامور کئے جائیں موجب پرورش کا ہے۔
 ۲۔ شے اس کا برادر کا خط خدمت مقدمہ صاحب مجلس مالگور
 سرکار عالی مرسل۔

۳۔ مثلث اس کا مولوی محمد عبد المجید خان صاحب وکیل
 دیا جائے فقط شہرہ خط محمد انور خان۔

نشان ۱۳۰۰ و ۱۳۰۱ ہجری ۱۳۱۸ء سنجان میں
 مددگار عدالت ضلع ہذا۔ خدمت جناب مقدمہ صاحب مجلس
 عدالت۔ سفارش مولوی حافظ محمد عبد المجید خان صاحب
 وکیل دربارہ عدالت عہدہ مددکاری اسٹیٹ سکولار جنگ

مقدمہ سدرجہ عنوان میں تیز سبیل نقل کیفیت مولوی خانزادانی ^{لفظ}
 محمد عبد الحمید خان صاحب وکیل صدقہ جناب اول ^{حسب} تعلیم ^{صاحب}
 و ناظم عدالت و ناظم کو تو الی ضلع ہذا بجواب مراسلہ نشان
 ۹۹۹۶ واقع + مجلس عالیہ عدالت گذارش ہے کہ کیا
 علمی و عالی خانزادانی و نیک چلنی کی حالت ملاحظہ منسلکہ صدقہ
 سے بخوبی واضح ہو سکتی ہے۔ ظاہری لیاقت کا ثبوت
 کامیابی امتحانات و کالت درجہ سوم و دوم و صیف
 کو تو الی میں کامیابی درجہ اولیٰ بدیہی ہے۔ نیک چلنی و
 خوش روشی ان کے طریقہ تمدن و چال چلن سے عیان ہے
 مددگار کی روکاری میں ایک عرصہ دراز و ساہا سال
 نامبروہ پیشہ و کالت وغیرہ کو انجام دیر ہے ہیں جس سے

میرا مشاہدہ و تجربہ جس حد تک ہے اس بات کو بخوبی
 ثابت کرتا ہے کہ علاوہ عالی خاندانی و ذوی علمی کے جوہر
 شرافت و ایمانداری بھی ان میں ہیں اس وجہ سے
 مجھے اس طرف مائل کیا ہے کہ براہ قدر دانی ان کا تقرر
 خدمت سرکاری پر فرمایا جاوے جو بحق رعایا و برابرا
 مفید تر ہو گا چنانچہ قبل ازین تقرر خدمت کو رٹبہ انسپٹری
 ضلع محبوب نگر و خدمت ایٹمی کو توالی و رتبہ اول سفارش
 کی گئی تھی اور اس وقت بہ تقررہ و گکاری اسٹیٹ سر
 سالار جنگ کے کی گئی ہے غالباً بالضرور ایسے منتخب کا
 تقرر بہ لحاظ ان کی لیاقت و شرافت وغیرہ کے بہ خدمت
 لالیقہ فرمایا جائیگا جس سے ہوس خدمت و امید نتیجہ دیگر

امید و اردن کی زیادہ ہوگی فقط شہر حد ششخط میر غلام سید
جائنت مجسٹریٹ۔

انجائرسسی علم ۱۹۱۳ء عزمی علم وکیل مولف ضابطہ عثمانیہ قواعد و ضوابط

روزمرہ و مشروط الامتحان بہ یادگار تشریف آوری نو۔ بگور
جنرل پچا چار زبان میں طبع کرائی ہے۔ یہ کتاب کیا بلحاظ ضرورت

سرکاری کیا بلحاظ نواید مقدم و پٹوار بیان۔ کیا بلحاظ نام
کتاب کیا بلحاظ یادگار۔ تمام قلم و سرکار نظام میں۔

مثل علاقہ صرف خاص حکماً خرید ہونے کے قابل ہے

پاسگاہ جات و جاگیرت و خالصہ کو بھی صرف خاص کی

اتباع باعتبار ات صدر کرنا چاہئے۔

اعلان

جناب مولیٰ حافظ عبدالمجید خان صاحب وکیل ہائیکورٹ نے مجموعہ
 مصباح النظائر و مفتاح النظائر جو مشتمل ہے چودہ کتب قانونی پر
 جس کے مفید و کارآمد کتب سرکاری و سرکاری و غیرت مدار ہونی کا اعتراف
 ۱۹۴۱-۱۹۴۰ سالوں کو ہے جن کا یہ مولیٰ میر غلام میا صاحب کی تقریظ
 سے ہی چلتا ہے یہ مجموعہ حقیقت میں بی کارآمد ہے (دیکھنا)
 اختصار النظائر کے میں حصہ مولفہ جناب وکیل صاحبہ موصوفہ طبع
 ہو چکے ہیں اب جو تہا حصہ متعلق بر عطیات زیر طبع ہے۔ یہ حصہ نظائر
 مال گیارہ سالہ بلحاظ فوائد کثیرہ سرکاری طور پر خرید کے گئے ہیں اور
 کی جا رہے ہیں جو نہایت مفید اور کارآمد ہیں اور ضابطہ عثمانیہ مولفہ
 جناب ممدوح جو بیادگار تشریف آوری نواب گورنر جنرل بہادر شجاع کیا
 گیا ہے وہ مقدم پٹیور یون کن حق میں اکتیر اور بلحاظ ضرورت سرکاری و افادہ تھا
 مقدم پٹیور یون علاقہ ضمنی جس قدر ان حکاموں نے مقدم پٹیور یون کو حکم خریداری
 کتابچہ پابند کیا ہے ایسا ہی یا گیا ہے و جاگیران میں ہی لازم ہے۔ یہ ضابطہ چار
 زبانوں میں طبع ہوا ہے اردو، ہندی، مرہٹی، گندری، تاجک لائق مولفہ جناب عالی مالینقا
 الملتصا۔ محلہ میزجرہ ڈیپٹی انچارج نظامی۔ ۲۰ دئی ۱۳۳۰

بجلی شہید و گورنر ایدین

تشریح متعلق بہ وہ مجلس شہادت

مضیفہ افضل العلماء اکمل الکلماء عاشق رسول خدا حضرت جناب مولانا
مولوی حافظ حاجی محمد بادی علیخان صاحب سینا پوری مدظلہ جن کے علم و
فضل کی نشرِ خطہ ہندوستان میں ہے نہ ہیں۔ ان دس رسالوں میں
روایات معتبرہ شہادتِ نغی و طلی کا بیان ہے۔ جن کو جناب منشی شیر احمد خان
کمیشنر جنٹ و جنرل مرخٹ ساکن لکھنؤ سراسے معائنہ خان لے کر طبع کرانے
بغرض فادہ پہلیک قیمت فی رسالہ ۲ روپے ہے یہ دس رسالہ مضیف
مدوح الشان نوشی صاحب موصوف سے لقیقت ملے ملتے ہیں۔

۲

حافظ محمد عبد المجید خان وکیل ہائیکورٹ کنڈ گونڈہ محل حیدر آباد کن

نورٹ۔ جناب منشی شیر احمد خان صاحب کے پاس محض ۱۰ سالٹ

(نمک) بید مفید و آرزو دہ تہامی امراض مودہ۔ ہم تو لہتا ہے۔

محمد عبد المجید خان منشی عہدہ مولف ضابطہ عثمانیہ مجموعہ مصباح النظر و غیرہ

جس کتاب پر مولف کی دستخط نہ ہو۔ درتسمہ سمجھی جائے فقط

